

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 27 ستمبر 2010ء بمطابق 17 شوال المکرم 1431ھ، بجری سہ پہر چار بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَلَا تَوَكَّلُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمْ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاءٍ ثُمَّ لَا تُنصُرُوْنَ O وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِيْ السَّهَارِ وَزُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذَهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرِيْ لِلذَّكٰرِيْنَ O وَاَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ O فَلَوْلَا كَانَ مِنَ اتَّقِيْنَ مِّنْ قَبْلِكُمْ اَوْلُوْا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاَتَّبَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔

(ترجمہ): اور (اے مسلمانو!) ان ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی رفاقت کرنے والا نہ ہو پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو۔ اور اے محمد ﷺ آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیک کام (نامہ اعمال سے) مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو یہ بات ایک (جامع) نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ اور صبر کیا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ تو جو امتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو کہ (دوسروں کو) ملک میں فساد (یعنی کفر و شرک) پھیلانے سے منع کرتے۔ بجز چند آدمیوں کے کہ جن کو ان میں سے ہم نے (عذاب سے) بچالیا تھا اور جو لوگ نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم کے خوگر ہو گئے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جناب مفتی سید جانان صاحب۔

شمالی وزیرستان ڈرون حملہ میں شہید ہونیوالوں کیلئے دعائے مغفرت

حافظ اختر علی: جناب سپیکر! دا ڊیره ضروری خبرہ ده او په شمالی وزیرستان باندے په ډرون حملہ کنبے خلق شهیدان شوی دی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں جی؟ لږ وروستو، دا د مفتی صاحب ډیره کوئسچنے دی۔

حافظ اختر علی: دیکنبے به دعا هم او کرو جی۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! دا دعا د پارہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب کا مایک آن کریں، کوئی دعا کیلئے درخواست کر رہے ہیں۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! زما په لاس کنبے دا روزنامه 'آج' دے چه په شمالی وزیرستان کنبے او زمونږ په قبائیلو باندے د وخت یو لوئے طاغوت او عالمی دهشتگرد امریکے یوه ډیره خطرناکه ډرون حملہ کرے ده او هغه کنبے بے گناه نهه کسان، نورو اخبارونو زیات لیکلی دی او ډیره د افسوس پهلو دا ده چه په دے میاشت کنبے دا یویشتمه حملہ ده، نو یو خو مونږ د دے بهرپور مذمت کوو او زه دا درخواست کومه چه د دغه مظلومانو او شهیدانو د پارہ تاسو یو دعا او کړی جی۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! آپ خود ہی دعا پڑھیں جی، وہ جو بے گناه شہید ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک بہت ہی ضروری اور اہم بات میں یہاں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، یہ 'کوئسچنز' اور 'بہت Important' ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! ہماری عورتیں باہر سڑک پر کھڑی ہیں اور میں ان کے

حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ، کیبنٹ کے دو تین یا کوئی بھی پارٹی کے ممبران سے جا کر مل

لیں کیونکہ یہ سیکنڈ شفٹ کی لیچرز کا معاملہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آج دس دن ہو گئے ہیں کہ فٹ

پاتھوں، سڑکوں اور مختلف جگہوں پہ ہماری عورتوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور ہماری جو عورتیں برقعے پہن کر اسمبلی کے سامنے ابھی کھڑی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، کسی بھی حکومتی رکن کو بھیج کر ان سے معاملہ پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک دو بندے ان کیلئے بھیج دیں۔ مفتی سید جانان صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! یو شو تنان اولیہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

* 939 - مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق گورنر سرحد، علی محمد جان صاحب نے ایک تقریب کے موقع پر ضلع ہنگو میں ایک زرعی یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ یونیورسٹی کے قیام کے بارے میں اب تک کیا اقدامات کیے ہیں اور حکومت نے اس پر کتنا کام کیا ہے، نیز یہ کام کب تک مکمل ہوگا تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) سابق گورنر علی محمد جان صاحب نے بمورخہ 4 ستمبر 2006ء کو صوبہ کی تمام یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز سے میٹنگ کے دوران ہنگو میں زرعی یونیورسٹی، پشاور کے ذیلی شاخ کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ سابق گورنر صاحب نے بمورخہ 10 دسمبر 2007ء کو باقاعدہ افتتاح بھی کیا۔

(ب) مذکورہ سب کیمپس کے قیام کیلئے حکومت نے اب تک مندرج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- (i) ہنگو کے جنوب میں 361 کنال رقبہ کو زرعی یونیورسٹی پشاور کے نام منتقل کیا جا چکا ہے؛
- (ii) تقریباً 1600 کنال رقبہ کی منتقلی کیلئے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کے ساتھ گفت و شنید جاری ہے؛
- (iii) مذکورہ سب کیمپس کے قیام کیلئے ماسٹر پلان تیار کر کے محترم گورنر سرحد کو پیش کیا جا چکا ہے؛
- (iv) حکومت نے تقریباً پچھ بلین کی خطیر رقم سے سب کیمپس کے قیام کیلئے ایک منصوبہ (پی سی ون) تیار کر کے ہائر ایجوکیشن اسلام آباد کو بھیجا ہے جس کی منظوری ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

مفتی سید جانان: جی سپلیمنٹری سوال پکبنے دا دے چہ سن 2007ء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختیار خان! تہ او یوتن بل لا رشی۔

مفتی سید جانان: د 2007ء نہ تر 2010ء پورے خہ کار شوے دے د دغے یونیورسٹی

پہ جو رولو باندے، پہ دے باندے خہ پیشرفت شوے دے او پہ کومہ مرحلہ کبنے

دے؟ او دویم دا دے جی چہ دوئی پہ اخر کبنے لیکھی "پی سی ون تیار کر کے ہار ایجوکیشن

اسلام آباد کو بھیجا گیا ہے جس کی منظوری ابھی تک نہیں ہوئی"، پہ اسلام آباد کبنے جی پہ دغہ

خبرہ باندے صوبائی حکومت د ہغوی سرہ خہ خبرے کرے دی، خہ معاملہ نے

ورسره او چتہ کرے دہ او خہ نے ورتہ وئیلے دی؟

جناب سپیکر: جی قاضی اسد، قاضی اسد صاحب۔ ٹریڈر کی طرف سے کون جواب دے گا؟

وزیر زراعت: او جی۔ سپیکر صاحب، زہ بہ جواب ور کوم۔

جناب سپیکر: او درپرئی جی، خوک شتہ دے نہ، پہ چا جواب ور کرو؟ نو تا سو Read

کرے دے؟

وزیر زراعت: او جی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او درپرہ جی، یو منت چہ عتیق صاحب دغہ او کری۔ عتیق الرحمان

صاحب! ضمنی سوال خہ دے جی؟

جناب عتیق الرحمان: مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب خبرہ او کپلہ چہ

پہ درے کالو کبنے پہ دے باندے تر اوسہ پورے کار او نہ شو، نو زہ دا خبرہ

کومہ چہ ہغہ وخت کبنے گورنر محمد علی جان اور کزئی وو او ہغہ چہ دا

افتتاح کولہ نو بغیر د Approval نہ ئے کرے وہ۔ دویم جی زہ دا وایم چہ 361

کنال زمکہ تر اوسہ پورے، چہ بلین چہ کوم پی سی ون دوئی تیار کرے دے او

هلته ئے لپرلے دے نو هغه Approved نه دے او په هنگو کبڼے ئے دوئ ته د زمکے انتقالات او کرل او وائی چه شپارس سو ه کناله لا اوس هم پاتے ده۔ درے کاله او شو چه دا کیس د ایس ایم بی آر صاحب سره، بقول د دوئ چه دا کوم جواب راغله دے، د درے کالو نه پروت دے، نوزه دوئ ته دا ریکویسټ کوم چه دوئ د مونږ ته دا او بنائی چه بقایا به دا تقریباً په شپږ، او وه اته کالو کبڼے سر ته اورسی د ایس ایم بی آر نه او په دے باندے به اسلام آباد مونږ ته اجازت را کړی او که نه دا به هم دغه شانته د التواء شکاروی؟ مهربانی۔

جناب سپیکر: جی ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! کومه پورے چه د مولانا مفتی جانان صاحب د سوال تعلق دے نو هغوی ته خو جواب ډیر مفصل پکبڼے درج دے جی او صوبائی حکومت دیکبڼے ډیر زیات کوشش کوی چه دا سب کیمپس د ایگریکلچر یونیورسټی د پاره هلته جوړ کړی خو جناب سپیکر صاحب، څنگه چه تاسو ته پته ده چه د یونیورسټیز څومره کیمپسز دی نو هغه یو Sovereign باډی ده، هغه زمونږ سره لاندے نه راځی، هغه د چانسلا او وائس چانسلا د اثره کبڼے کار کوی خو کوم وخت پورے چه د صوبائی حکومت او خاصکر د ایگریکلچر ډیپارټمنټ تعلق دے نو مونږ زیات نه زیات دا کوشش کوؤ چه دلته، د مولانا مفتی جانان صاحب دا سوال ډیر Important هم دے ځکه چه ایگریکلچر سب یونیورسټیانے ډیرے ضروری دی نو مونږ به کوشش کوؤ خو دلته زمونږ چه کوم رول دے نو هغه As a post office دے، کوئسچن راشی، مونږ د هغے جواب ورکړو خو هغے کبڼے زمونږ څه اختیار نشته۔ زما د پاره مولانا مفتی جانان صاحب ډیر زیات محترم دے نوزه دوئ ته یقین دهانی ورکومه چه زه به د خپل طرفه او د اسمبلی د طرف نه گورنر ته خط هم اولیرمه او دا Feeling به ورکومه چه زمونږه ممبران صاحبان دا غواړی، نوزه به گورنر صاحب ته خط هم استوؤمه او ورسره ورسره زبانی خبره به هم کومه۔

جناب سپیکر: دا بڼه ده جی، په خطونو باندے به څه مسئله حل نه شی خو که زبانی موچرته څه ذاتی طور او کړه جی۔

وزیر زراعت: د ریکارډ د پاره هم او زبانی به هم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دھغے د پارہ بنہ دے، دغے د پارہ بنہ دے خو ذاتی Effort بہ کوئی جی۔ بیا مفتی جانان صاحب، بل سوال خہ دے جی؟

مفتی سیدحانان: بل سوال دے جی 952۔

* 952 - مفتی سیدحانان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں محکمہ زراعت کا دفتر موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفتر میں عملہ موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ دفتر میں کل کتنا عملہ تعینات ہے، ان کے نام، عمدہ اور ہر ایک کی سال 2008-09 کے دوران حاضریوں کی سالانہ رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفتر نے سال 2008-09 کے دوران جو ترقیاتی کام کیے ہیں، جن لوگوں کیلئے کیے ہیں، ان مقامات کے نام اور کام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا مذکورہ دفتر نے ضلع ہنگو کی دونوں تحصیلوں میں مساوی ترقیاتی کام کیے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں محکمہ زراعت کا دفتر موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ دفتر میں عملہ تعینات ہے۔

(ج) (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہیں۔

(i) مذکورہ دفتر میں تعینات عملے کی کل تعداد 32 ہے، ان کے نام، عمدے وغیرہ برائے سال 2008-09 کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ ای ڈی اوزراعت، ہنگو کی رپورٹ کے مطابق عملے کی حاضری تسلی بخش ہے:

فہرست تعینات عملہ ہنگو سال 2008-09

نمبر شمار	نام اہلکار	عمدہ	بنیادی سکیل	ڈیوٹی انجام دینے کی جگہ	کیفیت
01	ماصل خان	ای ڈی اوزراعت	19	ہنگو	یکم اپریل 2009 کو ریٹائر ہوا

02	اشتیاق احمد	ڈی اوزراعت	18	ہنگو	---
03	سحیٰ مر جان	زراعت آفیسر	17	ہنگو	---
04	یوسف علی	زراعت آفیسر	17	ہنگو	---
05	تاج الحسنین	ایگریکلچر انسپکٹر	09	دوآبہ ٹل	---
06	ہدایت اللہ	ایگریکلچر انسپکٹر	09	ہنگو / درسمند	---
07	سلیمان علی	انچارج بارانی فار ہنگو	06	ہنگو	28 مئی 2009 کو اغواء ہوا، ابھی تک لاپتہ ہے
08	محمد عرفان	فیلڈ اسٹنٹ	06	دوآبہ	---
09	احمد سعید	فیلڈ اسٹنٹ	06	ریمیان	---
10	جاوید حسین	جونیئر سکیل سٹینو	11	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
11	عبدالقیاس	سینیئر کلرک	09	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
12	جمشید علی	جونیئر کلرک	07	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
13	فضل حق	جونیئر کلرک	07	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
14	زویب خان	جونیئر کلرک	07	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
15	جمیل حسین	بڈر	05	ڈی اوزراعت ہنگو	---
16	رشید علی	ڈرائیور	05	ڈی اوزراعت ہنگو	---
17	عظمت علی	ٹریکٹر ڈرائیور	05	ڈی اوزراعت ہنگو	---
18	محمد یونس	ڈرائیور	05	ای ڈی اوزراعت	---

	ہنگو				
19	فضل حق	نائب قاصد	01	ای ڈی اوزراعت ہنگو	---
20	یاسر محمد	نائب قاصد	01	ڈی اوزراعت ہنگو	---
21	گل نواز	چوکیدار	01	ڈی اوزراعت ہنگو	---
22	رشید خان	چوکیدار	01	ڈی اوزراعت ہنگو	---
23	سلطان بادشاہ	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
24	رشید خان	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
25	خیال شاہ	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
26	میناب شاہ	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
27	احسان علی	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	28 مئی 2009 کو اغواء ہوا ہے، ابھی تک لاپتہ ہے
28	قائم علی	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
29	عصمت علی	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
30	اشتیاق احمد	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---
31	مقبول حسین	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	28 مئی 2009 کو اغواء ہوا ہے، ابھی تک لاپتہ ہے
32	رضاء اللہ	فیلڈورکر	02	ڈی اوزراعت ہنگو	---

(ii) مذکورہ دفتر کی ترقیاتی مد میں برائے سال 2008-09 فارمر فیلڈ سکولز کے قیام کیلئے ترقیاتی فنڈ محکمہ زراعت شعبہ توسیع نے دو فیلڈ سکولوں کیلئے فراہم کیے ہیں، نیز شعبہ توسیع حیوانات اور محکمہ اصلاح آبپاشی نے ترقیاتی کام کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

DETAILS OF WORK IN DISTRICT HANGU

1. Livestock & Dairy Development Department

- (a) Animal's treatment = 54668
 (b) Vaccination of animals = 18000
 (c) Vaccination of poultry = 52500
 (d) Artificial insemination = 6355

2. Water Management Department

S.No.	Name of Scheme	Location	Verified Cost (Rs)	Date of completion
01	Sultan Akbar TW.W/C	Shna Warhi	498551	27-09-2008
02	Mehboob Shah CC.W/C	Tora Warhi	3669735	27-09-2008
03	Zarwar No.2 TW W/C	Tora Warhi	300558	27-09-2008
04	Ahsan Khel CC W/C	Tora Warhi	1290671	27-09-2008
05	Rehman Sh No.2 TW-W/C	Tora Warhi	381049	27-09-2008
06	Muhammad Shah TW.W.C	Chamba Gul	222847	30-10-2008
07	Azim Gul TW.W/C	Uch Bazar	182234	30-10-2008
08	Wahid Gul TW.W/C	Uch Bazar	136896	30-10-2008
09	Momin TW.W/C	Jadid Banda	1275990	30-10-2008
10	Muhammad Zahir TW.W/C	Tora Warhi	300558	30-10-2008
11	Shafqatullah TW.W/C	Doaba	130721	29-11-2008
12	Zahid Hussain TW.W/C	Shna Warhi	341536	29-11-2008
13	Kamal TW.W/C	Mala Khelo Kalli	96464	29-11-2008
14	Ali Akbar TW.W/C	Shaho Wam	237642	29-11-2008
15	Hashim Ali TW.W/C	Raesasan	167740	29-11-2008
16	Pir Bad shah TW.W/C	Warasta	149843	29-11-2008

(iii) ان فنڈز میں سے ایک ایک فارمر فیلڈ سکول ضلع ہنگو کے دونوں تحصیلوں میں قائم کر کے تقریباً پچاس پچاس ہزار روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ ضلع ہنگو کی دونوں تحصیلوں میں مساوی ترقیاتی کام ہوئے۔

جناب سیکریٹری: سپلیمینٹری سوال پکبنے شتہ دے؟

مفتی سید حانان: دیکھنے جی یو خوزہ دا گزارش کوم، دا اسمبلی ڊیر معزز فلور دے، دا خو جی جوابونو کنبے ڊیر د غلط بیانی نہ کار اغستلے شوے دے۔ دیکھنے دا کوم جواب چہ راغله دے، زہ پخپله دغه دفتر تہ دوه خله لاریم او تیلیفون چہ ورتہ او کرمے نو چوکیدار نہ علاوہ دیکھنے ہیخ خوک نہ وی او دلته ئے مونر تہ ٲول تفصیل لیکلے دے چہ دا خلق ورکنبے موجود دی۔ زہ دا حلفیہ طور وایم چہ دا غلط بیانی شوے دہ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا خو ٲولو ڊیپارٲمنٲس تہ معلومہ دہ چہ دلته غلط بیانی او کرمی یا غلط جواب را اولیری نو سپر میاشٲے قید دے پکنبے۔ دا تاسو Pinpoint کرمی چہ کوم خائے غلطی وی۔

مفتی سید حانان: زہ جی پخپله لاریم دغه دفتر تہ، دا ما تہ لیکمی کنہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما وئیل، ستاسو د پارہ وایو کنہ چہ ستاسو پہ خبرہ ایکشن واغستلے شی۔

مفتی سید حانان: دیکھنے جی دوئی لیکلی دی کنہ چہ "مذکورہ دفتر میں تعینات عملے کی کل تعداد 32 ہے، ان کے نام، عمرے وغیرہ برائے سال 2008-09 کی تفصیل منسلک ہے، ای ڈی اور زراعت ہنگو کی رپورٹ کے مطابق عملے کی حاضری تسلی بخش ہے"، زہ وایم چہ دا سوال نہ دے تسلی بخش۔ کہ تسلی بخش وی نو د دے سرہ د د هغوی چہ کومہ سالانہ حاضری دہ نو دغه د ورسرہ لف شی، دے سرہ کوم دے؟ نشٲہ ورسرہ جی۔ زہ پخپله لاریم جی، دفتر تہ ورغله یم، یو چوکیدار ورکنبے وی، بل ہیخ خوک ورکنبے نہ وی۔ ماصل خان صاحب جی، د دہ یو کال اوشو چہ پہ چھٲی باندے دے، د دہ ریتائرمنٲ شوے دے، د هغه پہ خائے باندے خوک دی اوسہ پورے چہ دا مونر تہ وائی چہ پورہ دی؟ غلط بیانی نہ کیری؟ د دہ پہ خائے باندے خوک راغله دی جی اوسہ پورے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Agriculture ji.

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب او وئیل چہ دیکھنے د غلط بیانی نہ کار اغستلے شوے دے او خنگہ چہ تاسو دا رولنگ ورکرو، کوم چہ تاسو نشاندهی او کرہ، مفتی صاحب د اوس نشاندهی او کرمی، زہ اوس

انکوائری مقرر وومہ او دا مفتی صاحب بہ پکبنے ممبر وی۔ کہ چا غلطی کرے
دہ نو ہغہ تہ بہ سزا ملاویری۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا اوس تاسو تہ پاتے دہ چہ تاسو او بنائی چہ کوم خہ
ٹے کرے وی، دہغے بہ باقاعدہ سزا ور کرے کیبری۔

مفتی سید جانان: زہ خو وایم چہ او د کر لے شی انکوائری، جی او د کر لے شی۔ او
جی او د کر لے شی۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! زمونہ معزز ممبر صاحب مطمئن نہ شو۔ دا دوئی چہ
خہ وائی، پکبنے او کرائی ورتہ چہ دیکبنے کومہ غلطی دہ۔ مفتی صاحب! کوم
پوائنٹ پکبنے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا وایم چہ منسٹر صاحب تہ بہ تولے غلطیانے زہ او بنایم
جی۔

جناب سپیکر: دا (ج) کبنے (الف) جز بنائی۔

مفتی سید جانان: دیکبنے جی ما لیکلی دی کنہ:

"(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ دفتر میں کل کتنا عملہ تعینات ہے، ان کے نام، عمدہ اور ہر ایک کی سال 09-2008 کے دوران
حاضریوں کی سالانہ رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے،" ما جی دا وئیلی دی۔ دوئی چہ کوم
جواب را کرے دے، "ای ڈی اوزراعت ہنگو کی رپورٹ کے مطابق عملے کی حاضری تسلی بخش ہے،"
زما جی اعتراض پہ دغہ ای دی او باندے دے چہ دے پخپلہ نہ وی جی، د بل
سری تہ خنگہ وائے مطلب دے چہ خنگہ بہ دا حاضری د دوئی تسلی بخش وی؟

جناب سپیکر: یو افسر ہم نہ وی ستاسو پہ خیال؟

مفتی سید جانان: نہ وی جی، نہ وی۔ زہ یقینی طور وایم چہ نہ وی۔ زہ دفتر تہ لا یم
جی نہ وی۔ ٹیلیفون او کرائی نو چوکیدار ٹے ساتلے دے، چوکیدار ٹیلیفون
اوپتوی، نور خوک ورتہ وائے نووائی نشتہ دے، پہ چھتئی باندے دی۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! دا خوداسے دہ چہ دوئی خپلہ، دا د محکمے جواب
چہ دے نو دیکبنے بہ تاسو خہ او کرائی؟

وزیرزراعت: جناب سپیکر صاحب! ما خو تاسو ته او وئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو ڊیر معزز رکن دے او د دروغو سرے نه دے جی نو چه دوئ وائی نو۔۔۔۔

وزیرزراعت: ما د پارہ چه خومره۔۔۔۔

جناب سپیکر: (تمہہ) پہ گپ شپ ئے نه شی دغه کولے جی۔

(تالیاں)

وزیرزراعت: تاسو رولنگ هم ورکرو جی، ما د پارہ مفتی صاحب ڊیر معزز او دومره قابل احترام شخصیت دے چه زما په خیال د بل چا د پارہ به دومره نه وی۔ زما ممبر دے جی، هغه زما د پارہ د ټولو نه یعنی د هغه احترام کول پکار دی، چرته د حلقے ممبر خپل Constituency کبے، خپله ضلع کبے مؤثر نه وی نو بیا اسمبلی هم مؤثره نه وی، نو د دے د پارہ زه دا وایمه چه مولانا صاحب ته خو ما او وئیل چه د دوئ شه قسمه کمپلینټ وی، د هغه تحقیقات به کومه۔ که چا جرم کرے وی نو هغوی ته به سزا ورکړے کیری۔

جناب سپیکر: بس دغه ئے او وئیل کنه جی چه د دفتر عمله ټوله غیر حاضر ده، بس په دیکبے ورته د انکوائری آرډر او کړی جی۔ مفتی سید جانان صاحب! بل سوال شه دے جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 976۔

* 976 - مفتی سید جانان: کیا وزیرزراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008-09 کے دوران ضلع ہنگو میں محکمہ زراعت میں بھرتی کی گئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام بمعہ میرٹ لسٹ اور کون کونسی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیرزراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ بھرتی شدہ افراد کے نام بمطابق فہرست خالی آسامیاں بمعہ میرٹ لسٹ ایوان میں پیش کی گئی جس کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: بل شه سوال پکبے شته جی؟

مفتی سید جانان: مطمئن یم۔ بس جی د دے نہ مطمئن یم۔

جناب سیکر: شکریہ۔ بل سوال، بل کوم یو دے؟

مفتی سید جانان: یو منت جی، دا جی 1015 دے۔

جناب سیکر: جی۔

* 1015 - مفتی سید جانان: کیا وزیر لائیو سٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ کا دفتر موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ دفتر میں کل کتنی منظور شدہ آسامیوں پر لوگ تعینات ہیں، ان کے نام، عمدہ، گریڈ وائزر تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) 2008-09 کے دوران مذکورہ محکمہ میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، بھرتی شدہ افراد اور غیر بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکونت مکمل لسٹ بمعہ ٹیسٹ انٹرویو اور حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) جی ہاں، ہنگو میں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک افسر کا دفتر موجود ہے۔

(ب) (i) مذکورہ دفتر میں کل منظور شدہ آسامیوں کی تعداد 43 ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام عمدہ	سکیل	آسامیوں کی تعداد
01	ضلعی لائیو سٹاک آفیسر	18	1
02	ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	17	5
03	آفس اسٹنٹ	14	1
04	فیمیل لائیو سٹاک سپروائزر	11	1
05	سینیئر کلرک	9	1
06	جونیئر کلرک	7	1
07	ویٹرنری اسٹنٹ	6	17
08	ڈرائیور	4	1

6	1	چوکیدار	09
3	1	بہشتی	10
2	1	چوکیدار / بہشتی	11
3	1	بہشتی / خاکروب	12
1	1	سوہیپر	13
43	---	ٹوٹل	

(ii) 2008-09 میں ضلع ہنگو میں بھرتی شدہ اور غیر بھرتی شدہ افراد کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

بھرتی شدہ افراد کی تفصیل

نام	ولدیت	سکونت	عمدہ	حاصل کردہ نمبر
عبدالشکور	عبدالکریم	ضلع ہنگو	ویٹرنری اسٹنٹ	72
گل نواز	رب جہاں	ضلع ہنگو	چوکیدار	85
ثنا گل	رحیم گل	ضلع ہنگو	چوکیدار	85

غیر بھرتی شدہ افراد کی تفصیل

نام	ولدیت	سکونت	حاصل کردہ نمبر
محمد عابد	محمد علی شاہ	ضلع ہنگو	50
محمد طفیل	خان محمد	ضلع ہنگو	48
رشید خان	نواب خان	ضلع ہنگو	60
خاستہ گل	عجب گل	ضلع ہنگو	50
اکبر دین	نیاز دین	ضلع ہنگو	46
منیر رحمان	عزیز رحمان	ضلع ہنگو	44
خالد زمان	زمان خان	ضلع ہنگو	48
فیصل ندیم	رب جہاں	ضلع ہنگو	40
طارق رحیم	خواجہ محمد خان	ضلع ہنگو	55
جمشید خان	گل نواب خان	ضلع ہنگو	20

20	ضلع، بنگلو	میر عجب خان	مومن خان
----	------------	-------------	----------

جناب سپیکر: بل سوال پکبنے خہ شتہ سپلیمنٹری؟

مفتی سید جانان: دیکبنے خو جی کہ منسٹر صاحب خہ دغہ کوی، زہ خو بس مطمئن بہ ووم خو پورہ نہ یم جی۔ دوئی وائی، لکہ د زراعت دفتر کبنے خنگہ معاملہ دہ جی نو ہم هغه شانته دا معاملہ دہ خو کہ منسٹر صاحب مہربانی او کپی او ما تہ یقین دہانی را کپی نو انشاء اللہ بیا بہ زہ مطمئن یمہ۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر لائیو سٹاک، ہدایت اللہ خان صاحب۔ (توقمہ)

وزیر برائے امور حیوانات: ڈیرہ مہربانی، سر۔ مفتی صاحب زمونہر مشر دے جی او واقعی دہ زہ خو هر وخت حاضر ہم یم، آفس ہم زمونہر کھلاؤ وی خو کہ بیا ہم دے راغلی وی او نہ ووم نو معافی غوارو او انشاء اللہ چہ دوئی تہ بہ داسے خہ مسئلہ آئندہ د پارہ نہ وی او دا کوم خہ چہ دوئی وائی، پہ دے باندے کہ خہ خبرہ کول غواری نو مونہر حاضر یو۔

جناب سپیکر: محترمہ زبیدہ احسان بی بی۔ سوال نمبر خہ دے جی؟ 1017، محترمہ زبیدہ احسان بی بی صاحبہ کا مائیک آن کریں۔ جی سوال نمبر خہ دے جی؟

بیگم زبیدہ احسان: سوال نمبر 1017۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1017 - بیگم زبیدہ احسان: کیا وزیر خوارک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بازاروں میں فروخت ہونے والے گوشت کی کوالٹی چیک کرتا ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کم عمر بچھڑوں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کو چھوٹا ظاہر کر کے فروخت کیا جا رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے تاحال کتنے دکانداروں کو اس سلسلے میں جرمانہ کیا ہے، نیز اس کے تدارک کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) جی ہاں، محکمہ لائیو سٹاک کا عملہ انتہائی مستعدی سے سلاٹر ہاؤس کے علاوہ بازاروں میں بھی وقتاً فوقتاً گوشت کی کوالٹی چیک کرتے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) محکمے کے عملے نے 245 قصابوں کے خلاف چالان داخل کیے ہیں، نیز نئے نظام کے تحت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹیشن آفیسرز صاحبان اس سلسلے میں تیزی سے اقدامات کر رہے ہیں۔ بہت جلد اس کے نتائج برآمد ہونگے۔

جناب سپیکر: بل ٹھہ سوال پکبنے شتہ دے جی؟

یگم زبیدہ احسان: جی سوال پکبنے دادے، دوئی خوما لہ جواب داسے راکرے دے چہ مونبرہ لکہ د دے چیکنگ ہم کوؤ، ہغے باندے خوزما تسلی نشتہ ٹکھہ چہ کوم حالات زمونبرہ د بازارونو دی نو ہغہ داسے نہ دی چہ مونبرہ پہ ہغے باندے تسلی او کپرو چہ دوئی چیکنگ کوی یا چاتہ جرمانہ شوے دہ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: "آیہ درست ہے کہ کم عمر بچھڑوں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کو چھوٹا ظاہر کر کے فروخت کیا جاتا ہے" تو یہ کہتے ہیں کہ "جی نہیں"، جی نہیں یہ کہتے ہیں تو پھر ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے تاحال کتنے دکانداروں کو اس سلسلے میں جرمانہ کیا، نیز اس کے تدارک کیلئے اقدام کیے ہیں کہ نہیں" تو پھر آگے یہ ایڈمٹ کرتے ہیں کہ محکمے کے عملے نے 245 قصابوں کے خلاف چالان داخل کئے ہیں، ایک جگہ کہتے ہیں کہ نہیں، بالکل نہیں ہے اور دوسری جگہ کہتے ہیں کہ نہیں، 245 قصابوں کو ہم نے جرمانہ کیا، تو یہ کیسا جواب ہوا، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: جی آزیبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی خان! تاسو ہم قصابانو پوسے لگیدلی بی؟

جناب محمد علی خان: او جی، دا ڈیرہ لویہ مسئلہ دہ جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد علی خان: پہ چارسدہ کبنے غتہ غوبنہ پہ 165 روپیہ کلو دہ او پہ شبقدر کبنے پہ 240 روپیہ دہ۔ ہم دغہ وارہ وارہ مال حلالوی او پہ دغہ 240 روپیہ کلو

باندے ئے خلقو له ورکوی۔ دغه راشی، چرته میاشت کبے یو ځل چھاپه اووهی، درے سوه او دوه سوه ئے جرمانه کړی او خبره ختمه، نوزه هم دا عرض کومه چه دا قیمت څنگه په چارسده کبے 165 روپي کلو دے نو دا د شبقدر کبے هم شی۔ شبقدر څه پیرس نه دے او نه دا ملک څه د بل ځائے دے چه دومره لنډ ځائے کبے د دومره قیمت فرق دے۔

جناب محمدزمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سپلیمنټری سوال پکار دے جی۔

جناب محمدزمین خان: جی سپلیمنټری دے سر، خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال۔

جناب محمدزمین خان: جی سر۔ په دے کوئسچن نمبر ون کبے دوئ وائی چه "جی ہاں، محکمہ لائیو سٹاک کا عملہ انتائی مستعدی سے سلاٹر ہاؤسز کے علاوہ بازاروں میں بھی وقتاً فوقتاً گوشت کی کوالٹی چیک کرتے ہیں"، نو دا (ج) ته راشو جی چه "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے تاحال کتنے دکانداروں کو اس سلسلے میں جرمانہ کیا ہے"، د دے په جواب کبے وائی چه "محکمے کے عملے نے 245 تضاہوں کے"، په ټوله صوبه کبے جی په ثابت کال کبے صرف 245 کسان جرمانه شوی دی یا سزا شوی دی، ثابتہ صوبه ده او دوئ وائی چه یره ډیر په مستعدی سره محکمہ کار کوی او چیک کیږی، نو آیا په دے څلورو ضلعو کبے صرف 245 کسان داسے وو چه هغوی د کوالٹی دغه نه ساتله؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمدزمین خان: دا ډیره اهم او د فوری نوعیت۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب، هدایت اللہ خان صاحب، دا تاسو ولے نور قصابان پریبندی دی او صرف 245 مو دغه کړی دی؟

وزیر برائے امور حیوانات: جناب سپیکر صاحب، زہ به د اول نه د دے سوال دغه څکه او کړمه چه د زمین صاحب خو پکبے وروستو راغے، زمکه لاندے وی او آسمان د پاسه وی، نو په دیکبے جی قلندر خان لودھی صاحب د دے دویم نمبر

دغہ خبرہ کرے دہ چہ تاسو د دے جواب پہ "نہیں" کنبے ور کرے دے نو بیا مو وروستو دا جرمانے ٹنگہ کرے دی؟ نو جواب خود ہغے پہ "نہیں" کنبے ہلتہ برابر دے خود لنتہ کنبے لاندے چہ کوم کمزوری دغہ دی یا داسے دی چہ د ہغوی غوبنہ خرابہ وی یا دغہ وی نو ہغہ مونبرہ جرمانہ کپی دی، ہغہ قصابان مونبرہ جرمانہ کپی دی، ہغوی نہ خو مونبرہ لکہ بچہرے، پہ سلاتر ہاؤس کنبے زمونبرہ چہ کوم ڈاکٹر صاحب وی نو ہغہ باقاعدہ د ہغے معائنہ کوی او ہغہ پرے ستیمپ لگوی، کہ فرض کرہ د بھر نہ چا داسے دغہ کرے وی چہ ہغوی حالہ کرے وی او راغلی وی بازار کنبے نو د ہغوی خلاف باقاعدہ کارروائی شوے دہ او دا ہم جرمانہ شوی دی۔ د دے نہ علاوہ پہ دیکنبے زمونبرہ سرہ، یواخے زمونبرہ محکمہ نہ دہ چہ یرہ گنی مونبرہ یو، پہ دیکنبے د محمد علی صاحب چہ دا کوم سوال دے نو دا د پرائس کمیٹی سرہ منسلک دے خکہ او دا د ہغوی کار دے چہ قیمت کنٹرول کپی، ہغوی د پہ ہغوی باندے باقاعدہ نرخنامے آویزاں کپی، د ہغوی چیکنگ او کپی او چہ کوم سری سرہ نرخنامہ نشتہ نو چہ د ہغے نرخنامے مطابق ہغوی لہ چالان ور کپی او جرم د کپی۔ دویم پہ دیکنبے جی زمونبرہ سرہ باقاعدہ لوکل گورنمنٹ ہم شامل دے، زمونبرہ چہ کوم تی ایم اوز وغیرہ دی یا خہ دی نو دا د ہغوی پہ ذمہ داری کنبے ہم راخی او اصل کنبے دا سوال چہ شوے دے نو دا د محکمہ خوراک نہ شوے دے چہ آیا محکمہ خوراک دا کوی؟ نو ہغہ ہم راسرہ پکنبے خان شراکت دار گنری چہ مونبرہ ہم پکنبے گنی ستاسو سرہ ملگری یو، نو دا دغہ چہ کوم دے نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: شازی خان! آدھا جواب آپ نے دینا ہے، مکہ خوراک بھی Involve ہے۔

وزیر برائے امور حیوانات: اصل میں، دے خوترے مونبرہ دغہ کرے دے او خان موور تہ مخامخ کرے دے خکہ دا پریردہ چہ دا دغہ، پہ مونبرہ باندے دا گولی را اور غوخیبری۔

جناب سپیکر: یہ اچھے اچھے جانور آپ افغانستان بھیج رہے ہیں اور جولاغرسا وہ ہے۔

وزیر امور حیوانات: زمین خان چہ کوم دے نو دہ خو ہسے پرے یو سوال کرے دے، بنہ ملگری دے او زما کلی وال ہم دے خو چہ۔۔۔۔

(تہقے)

جناب سپیکر: جی سید مفتی۔۔۔۔۔

وزیر برائے امور حیوانات: خو چہ 245 کسانو ورائے کرے دے نو د 245 نہ ئے مونہہ
خنکہ زیات کر و چہ بس اولگو چہ نہ دا سم ہم ورسره جرمانہ کر و چہ د دہ تعداد
پورہ شی؟ نو ہغہ شان مو د املو کو پہ تول کنبے نہ دی کری لکہ چہ یوسرے وو،
املوک ئے خلی تہ اچولے وو نو ہغے چغ کولو، گونگتی وہ پکنبے، نو ہغہ
ورتہ اووئیل چہ چغیرہ مہ، د املو کو پہ تول کنبے راغلی یے خورم بہ د، نو ہغہ
شانے کار مونہ دے کرے، د املو کو پہ تول کنبے مونہ دی کری او نور باقی
چہ کوم دے انشاء اللہ تھیک تھاک مو برابر، چہ خومرہ خلقو غلطیانے کرے دی
نو ہغہ مو جرمانہ کری دی۔ دا دی ورسره چالانونہ ہم شتہ دے او جرمانے ہم
ورسره شتہ دے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

(شور)

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! دا سوال د فوڈ والا نہ شوے دے، دا خود فوڈ
والا ذمہ داری دہ خواصل کنبے دا د کوانتیتی یا د نرخ خبرہ نہ دہ شوے۔ دے
سوال کنبے د کوالیتی دغہ شوے دہ چہ دا کوالیتی تھیک نہ دہ، نو کوالیتی خوبہ
دوئی چیک کوی، ہغہ خوتی ایم اے یا دغہ نہ شی کولے۔ سپیشلسٹ خود دوئی سرہ
وی، دا خود لائیو سٹاک سرہ وی، دغہ سرہ خو سپیشلسٹ نشتہ د کوالیتی چیک
کولو د پارہ، نہ دتی ایم اے سرہ وی او نہ د فوڈ ڈیپارٹمنٹ سرہ وی، نو دا ذمہ
واری Basically د دوئی دہ او د یو قانون حوالہ ئے ہم ورنکرہ چہ د کوم قانون
لانڈے دا دتی ایم اے ذمہ داری دہ او د کوم قانون تحت دا د فوڈ ڈیپارٹمنٹ
ذمہ داری دہ؟ نو لہذا مہربانی د او کری او مونہ تہ د دا قانون او بنائی چہ د
ہغے قانون تحت مونہ د دغہ محکمو نہ تپوس او کر و چہ د ہغوی کار کردگی خہ
دہ؟ ڈیرہ مہربانی، شکریہ۔

وزیر برائے امور حیوانات: سپیکر صاحب! دا زمین صاحب چہ کومہ خبرہ کوی نو
اصل کنبے دا دہ چہ دا جرمانے اکثر پہ دے کیبری چہ د حلالے ورخ نہ وی، لکہ

زمونبرہ د منگل او د بدھ پہ ورخ باندے حلالے بندے دی، نو هغه خلق پکبنے د منگل او په بدھ مونبر جرمانه کرو۔ زمونبر په علاقہ کبنے مونبره Exempt یو، زمونبر په خائے کبنے د منگل او د بدھ خبره نشته۔ ده ته پته ځکه نه لگی چه څوک جرمانه شوی نه دی، که هلته کبنے دا پابندی د منگل او د بدھ په ورخ په دیر او سوات کبنے اولگوله ملاکنډ ډویشن کبنے نو بیا به چه کوم دے تا ته تهپیک پته لگی چه څومره خلقو زیاتے کرے دے؟ خو دلته چونکه په بنار کبنے دغه کیبری او ده ته پته نه لگی نو په دے وجه باندے دے وائی۔

جناب سیکر: مفتی سید جانان صاحب۔ بل سوال نمبر څه دے جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 920۔

* 920۔ کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹل ہسپتال کو 2008 اور 2009 کے دوران ادویات اور دوسرے ضروری آلات فراہم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران ٹل ہسپتال کو جو ادویات اور آلات فراہم کئے گئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کردہ آلات اب بھی ہسپتال میں موجود ہیں، نیز فراہم کردہ ادویات سے کن لوگوں کا علاج کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) سال 2008-09 میں ٹل ہسپتال کو صرف ادویات فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) (i) سترہ صفحات پر مشتمل ادویات کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جبکہ آلات فراہم نہیں کئے گئے۔

(ii) فراہم کردہ ادویات سے جن لوگوں کا علاج ہوا، ان کا مکمل ریکارڈ اوپی ڈی رجسٹر میں درج ہے جبکہ ان کی تفصیل بیان کرنا ممکن ہے۔ 2009-10 کے دوران مبلغ 30.456 ملین روپے کے ضروری آلات کی خریداری جون 2010ء میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سیکر: Any supplementary? بل پکبنے شتہ سوال؟

مفتی سید جانان: جی ضمنی سوال دا دے چہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت ماسمین اور کزئی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں بی بی، اودریرہ لبر صبر۔

مفتی سید جانان: ما جی تپوس کرے دے چہ د کومو مریضانو علاج د دغہ دوايانو سرہ شوے دے نو د هغوی فہرست د مہیا کرے شی، دوايانو ڊیمانڈ خومرہ شوے دے، هغه شتہ خو چہ چا تہ ئے ورکری دی، د هغوی نومونہ نشتہ دے جی۔

جناب سپیکر: جناب آریبل مسٹر فارہیلٹھ۔ دا خوستا سوال دے۔

وزیر صحت: دوئی چہ کوم سوال کرے دے جی نو هغے کبنے خومونر جواب دوئی لہ ورکری دے۔ هغے کبنے دوئی Purchase of equipments وئیلے دے او Purchase of medicine ئے وئیلے دے نو Purchase of equipments لا نہ د شوے او میڈیسن چہ دی، د 2009-10 پارہ چہ کوم میڈیسن پرچیز شوی دی نو هغه پندرہ لاکھ، پچھتر ہزار روپی وے چہ هغه میڈیسن پرچیز شوی دی د سول ہاسپیتل تل د پارہ۔ کومہ پورے چہ د Equipments خبرہ دہ نو تیس ملین دوئی تہ Last year grant ورکری شوے وو خو هغوی پرچیز نہ کرے شول۔ دے کال کبنے بیا هغوی تہ مونر تیس ملین ورکری دی او هغه پرچیز بہ پہ دے خلور شپرو میاشتو کبنے برابر شی۔ هغے کبنے 6 million order already place شوے دے او چوبیس ملین بہ پہ دے کال کبنے تیندر کیری، هغے باندے بہ Place کیری۔

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ دا وایم صفا جی دیکبنے ئے لیکلی دی چہ "نیز فراہم کردہ ادویات سے کن لوگوں کا علاج کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے"، زہ دا غوارمہ چہ د چا علاج شوے دے نو د هغه کسانو نومونہ او بنائی چہ چا تہ مو دا ورکری دی؟ مخکبنے جی پہ دے باندے زما یو کونسچن راغلی وے کہ ستاسو یاد وی، دلته هغه بیا پاتے شول چہ یو کس نوم ئے ورکبنے لیکلے وو، چوبیس نومونہ وو جی، هغه بیسو کبنے بیا فرق وو۔ مونرا او وئیل چہ دا دومرہ ڊیرے روپی پہ چوبیس کسانو

باندے خرچ شوی دی، د هغه خبرے خلاصیدو د پارہ جی، زہ د جواب نہ مطمئن نہ یمہ۔

جناب سپیکر: دوئی د بیمارانو تفصیل غواری چه دا دومره ډیرے پیسے کوم بیمارانو، لسټ راتہ او بنایئ چه چا ته موور کړی دی؟

وزیر صحت: جی د دوئی خبره په خپل ځائے باندے، د دوئی سوال په خپل ځائے باندے خو دا ده چه یو کال کبڼے دوئی وائی، یکم جولائی 2009 نه تیس جون 2010 پورے څومره کسان راغلی دی، هغه کبڼے د څومره کسانو علاج شوی دے او دوائی په چا باندے خرچ شوی دے؟ دا خو پوره یو لوئے ایکسرسائز دے چه په مونږ باندے دوئی کوی۔ دوئی د لار شوی هلته، زه به هغوی ډائریکټ کړم د دغه هاسپیتل ایډمنسټریشن او دوئی سره به کبڼی او ورته به ټول او بنائی چه دا کسان دی۔ دا خو چه هغه شے پرنټ کیری او بیا په خلقو باندے تقسیمیری نو دا خو ډیر لوئے ایکسرسائز دے۔

جناب سپیکر: نه آنریبل منسټر صاحب، چه دوئی سوال کړے دے نو د دے ډیپارټمنټ فرض جوړیری چه دوئی ته پوره مکمل تفصیل ورکړی۔ دوئی او پی ډی کبڼے هغه رجسټر نه Maintain کوی؟

وزیر صحت: Maintain کیری جی خو هغه پوره د کال د پارہ چه څوک، هلته روزانه او پی ډی کبڼے کم از کم چار سو، پانچ سو، سات سو کسان ډیلی راخی، اوس په 365 ورځو کبڼے به څومره کسان راغلی وی، دا تاسو پخپله Assessment کولے شی۔ که هغه دومره لوئے لسټ غواری نو مونږ ته هغه حساب سره ټام پکار دے چه مونږ ورله لسټ تیار کړو او لسټ ورته Provide کړو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: اصل کبڼے بنیادی خبره دا ده جی، دا مخکبڼے دغه اسمبلئ کبڼے ما ته جواب راکړے شوی وو، په چوبیس کسانو، نومونو باندے بتیس لاکه روپی خرچ شوی دی۔ بیا دلته کبڼے منسټر صاحب وو نه نو ارشد عبداللہ صاحب ما ته جواب راکړو۔ بیا تاسو وئیلی وو، ما درته وئیلی وو چه زه دوئی نه نه یم مطمئن، هغه کبڼے ئے نومونه غلط لیکلی وو جی۔ که پینځه سوه وی، که

خلور سوہ وی او کہ درے سوہ کسان وی جی خو ما ته د د نومونو لسٽ راکرے شی، هلته کبنے جی لوئے خرد برد روان دے۔ سرکاری دوايانے عام مارکیت کبنے خرخیری او دا خومره دوايانے راغله دی، خومره زرگونه روپی راغله دی او ما ته وائی چه او پی پی دی ته لار شه جی۔ زه چه او پی پی دی ته خم نو بیا دلته د سوال راوړو شه جواز دے؟ خوزه به ټل ته ورشم او او پی پی دی کبنے به بیا تپوس او کرم کنه جی۔

جناب سپیکر: یو منټ۔

محترمہ گهت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! دے سلسله کبنے د دوئی، په دے مد کبنے خو زما ضمنی سوال نه دے خو Overall د صوبے د هسپتالونو په باره کبنے دے۔ چونکه منسټر صاحب دلته ناست دے نو زه دوئی ته دا خواست کومه چه زمونږ د او پی پی دی حالات چه دی چه کله مونږ ایمرجنسی ته لار شو جناب سپیکر صاحب، نو دومره بد حالات دی چه په یو یو بید باندے پینځه پینځه مریضان پراته وی۔ هغه ورځ جناب سپیکر، ما پخپله یوه رشته داره د شپه په ټائم باندے بوتله وه او پینځمه هغه Patient وه چه هغه پینځم Patient د خلورو کسانو سره یعنی خلورو Patients سره په یو بید باندے جناب سپیکر صاحب،۔۔۔ جناب سپیکر: او، دا خوده جی۔ اودرپره، دا د مفتی صاحب جواب ورکړی، هغه هم بڼه تکره سوال راتینگ کرے دے۔ (تقمم) جی مفتی صاحب له جواب ورکړه۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب! کوم دغه تاسو وایی کنه، دوئی کوم جواب غوښتے دے نو د دے د پاره یا خو مونږ ته ټائم راکړئ چه مونږ ورله دا جواب پوره ورکړو چه په دے تین سو یا ساړه تین سو ورځو کبنے چه خومره کسان راغلی دی نو د هغه خو پوره یو لوئے تفصیل پکار دے کنه یا مونږ وایو چه فلانکی تاریخ باندے مسماة فلانکی راغله وه او دے ته دومره میڈیسن ملاؤ شول، نو دا خود یو کال تفصیل دوئی غواړی نو ټائم خو به زمونږ لگی او که مونږ ته ټائم راکرے شو نو مونږ به پوره تفصیل دوئی ته حواله کړو۔ یو پندرہ بیس ورځے مونږ ته ټائم راکړئ۔

جناب سپیکر: نہ چہ دا دومرہ مو ور کرے وے چہ دے میاشت کنبے دومرہ راغلی دی، دے میاشت کنبے دومرہ راغلی دی نو بیا بہ ہم خہ خو بہ د هغوی تسلی شوے وہ۔

وزیر صحت: نہ جی، هغه خو د سڀری نوم غواڀری جی۔ خالی دا نہ غواڀری چہ خومرہ سڀری راغلی وو۔ د سڀری نوم غواڀری سرہ د هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ستاسو پکنبے پہ کوم خائے شک دے؟

مفتی سید جانان: زما جی دیکنبے شک دے، زہ دا وایمه چہ دا شے صحیح نہ تقسیمیری جی۔ زہ نہ هسپتال ته لاڀیم او نه مے دیوے روپی علاج کرے دے خو زہ دا وایم چہ دیکنبے خیانت کیری خیانت۔ غریب سڀری ته نه رسی، که رسیری مطلب تاسو انصاف او کڀری، خو نه رسیری ورته جی۔ زہ د دغه وجه نه دا خبره کوم چہ یو دغه د ورکنبے مقررہ شی چہ مونڙ ته صحیح تسلی بخش جواب را کڀری۔

جناب سپیکر: داسے ولے نه کوئی جی؟ نه مفتی صاحب، دا خود وه ممبران دی هلته ٿول خود دوئی کمیٹی پکنبے جوڀه کڀری چہ د دغه هسپتال نگرانی دوئی پخپله کوی کنه۔

وزیر صحت: بالکل د او کڀری، ما ته خو پرے اعتراض نشته خو داسے ده چہ دوئی کوم نومونه غواڀری، که لڙ تائم مونڙ ته ملاؤ شی نو مونڙ به هغه نومونه دوئی ته Provide کرو۔

جناب سپیکر: نه، که هغه مشکل وی، دوئی خو دا هسپتال تهیک کول غواڀری، مقصد ئے دا دے چہ امپرومنٽ راشی، نو دوئی خود دغه دوہ تنان دی خو هم دوئی ته وایبی چہ هم د دوئی په نگرانی کنبے۔۔۔۔

وزیر صحت: مونڙه هر یو خیز ته تیار یو، بالکل د کوی جی۔ بالکل د کوی جی، ما ته پرے خہ اعتراض نشته جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو به ئے نگرانی کوئی جی، ستاسو سره بل عتیق ممبر دے، کہ شوک ممبر دے؟ تہ او عتیق خان، بس د دے خبرے لبر کمیٹی د جو رہ کړی جی۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی، مونبر. دیکبے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔ سید جعفر شاہ صاحب، سوال نمبر 921 جی۔

* 921 - جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہومیوپیتھک ڈگری رکھنے والے ڈاکٹروں کو ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں تعینات کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈاکٹروں کا سروس سٹرکچر اور مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، صوبہ سرحد کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو تین سالہ اے۔ ڈی۔ پی (10-2007) سکیم کے تحت مئی 2007ء میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ اس سکیم کا دورانیہ جون 2010ء میں ختم ہو رہا ہے۔

(ب) چونکہ یہ ایک اے ڈی پی سکیم ہے، اسلئے اب تک اس کی سروس سٹرکچر نہیں بنی۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب جعفر شاہ: دیکبے دوئی وائی چہ دا اے پی سی سکیم وو او 2010ء کبے ختم شو، د دے یرے زیاتے فائدے وے نو دا Continue نہ شی کیدے؟ This is my question. Can't we continue it further? دا د 921 ہو میوپیتھک ڈاکٹرز د اپوائنٹمنٹس بارہ کبے دے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, please.

وزیر صحت: دوئی چہ کوم سوال کرے دے جی، دا مونبرہ یو پراجیکٹ پہ 2007 کبے شروع کرے وو او پہ ہغے کبے پہ یرے سٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالونو کبے یو د طب سرے او یو د حکمت سرے د حکماء نہ مونبر. ہلتہ لگولے وو، لکہ مونبرہ ہغہ شے ستارت کرے وو نو د ہغے Expiry پہ تیس جون 2010ء باندے وہ، نو ہغہ پراجیکٹ ختمیدو پہ تیس جون باندے او زمونبر. دا پروگرام وو چہ دا خلق بہ وی، دا پراجیکٹ خو ختم شو خو دا بہ پہ بجٹ سائڈ، ریگولر سائڈ باندے راولو او د

دے نہ پس د هغوی خلق تلی دی کورٹ ته او کورٹ ته په دے Plea باندے تلی دی چه زمونږ دا سروس د ریگولرائز شی او ریگولرائز دغسے کیدے نه شی څنگه چه دوی غواړی۔ هغه ریگولرائز دغسے کیدے شی چه مونږه د هغوی په تیس جون باندے Termination، هغه کنٹریکټ ئے ختم شی نو د هغے نه پس به مونږ دا شے ایدورتائز کوؤ، هغوی د Apply او کړی نومونږ به هغوی Accommodate کړو۔ ما هغوی سره مخکښے هم خبرے اترے کړے وے خو هغوی تلی دی کورٹ ته، Now this subject is in court۔ مونږ دا غواړو چه دا طب او کوم هومیوپیتھک دے چه دا په هسپتالونو کښے وی او چه کله کورٹ فیصله او کړی نو هغے حساب سره به مونږ دا کسان انشاء الله، کورٹ چه څنگه آرډر کوی نو مونږ به هغے حساب سره چلیږو۔

جناب سپیکر: جناب سید جعفر شاه صاحب، بل سوال څه دے جی؟

جناب جعفر شاه: دا 931 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 931 - جناب جعفر شاه: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 85 سوات میں ہسپتال، ڈسپنسریاں، بنیادی مراکز اور دیہی مراکز صحت موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اداروں میں متعلقہ عملہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اداروں میں خالی آسامیاں بھی موجود ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حلقہ پی ایف 85 سوات میں مذکورہ اداروں کی تعداد بتائی جائے، نیز ان اداروں میں منظور شدہ آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ اداروں میں خالی آسامیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز حکومت کب تک ان خالی آسامیوں پر تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، متعلقہ عملہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) جی ہاں، موجود ہیں۔

(د) (i) تفصیل درج ذیل ہے:

LIST OF HEALTH INSTITUTIONS PF.85 DISTRICT SWAT.

S. #	Name of Institution	Sanction	Filled	Vacant	Detail of vacant Post
01	BHU Gabral	8	8	-	-
02	CD Usho	6	6	-	-
03	CH Kalam	30	21	9	JCT(Pharmacy 6) (Radiology 1) (Dai 2)
04	BHU Laikot	8	8	-	-
05	CD Cham	3	3	-	-
06	BHU Bahrain	8	8	-	-
07	BHU Miandam	7	7	-	-
08	BHU Chail	8	8	-	-
09	BHU Tirath	8	8	-	-
10	BHU Fatehpur	8	8	-	-
11	CH Madyan	59	57	2	(Radiology 1) Ward Orderly 1
Total		153	142	11	-

(ii) درج بالا سٹ میں تمام صورتحال واضح کر دی گئی ہے، گیارہ آسامیاں نچلے گریڈ کی خالی ہیں جن کو

جلد پر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بل خہ سوال پکبنے شتہ؟

جناب جعفر شاہ: او جی او۔ جی دیکبنے دا شتہ چہ تقریباً بیس پوسٹونہ پہ مختلفو

ہیلنتھ یونٹس کبنے یا ہسپتال کبنے تر اوسہ پورے خالی دی، I would like

assurance from the honourable Minister چہ دا بہ کلہ ڈک شی جی خکہ

چہ یرہ مسئلہ دہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, please.

وزیر صحت: سپیکر صاحب، دا پیرہ زرہ مسئلہ دہ، دا میڈیکل آفیسرز والا، ہغہ
 ڈاکٹرانو والا، تاسو پہ دے باندے کمیٹی ہم کبھی نولے وہ۔ بیا یوہ بلہ کمیٹی پہ
 ہغے باندے کار کوی لگیا دہ چہ د پوسٹنگ/ٹرانسفرز کومے مسئلے دی، دا د
 ہغے سرہ Related دہ۔ پہ دیکھنے Mostly چہ دی، ہغہ میڈیکل آفیسرز دی،
 ڈاکٹران دی پکھنے، خلور پینچہ کسان چہ دی، ہغوی دا دی فارمیسی
 ٹیکنیشنز، داسے خوکیدار، ہغہ خو Within a month بہ Fill شی خو تر کومہ
 پورے چہ ہغہ پالیسی د ڈاکٹرانو د پوسٹنگ/ٹرانسفر فائنلائز شوے نہ وی نو پہ
 دے بارہ کبھے زہ خہ داسے خبرہ نہ شم کولے چہ دا بہ کلہ اوشی او کوم
 ہغہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر خان! ہغے نہ خہ جوڑ شو جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: عبدالاکبر خان، د ہغوی سرہ دہ جی۔

جناب سپیکر: نو ہغہ یواھے دے کہ تاسو ہم ورسرہ یی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہغہ ہر خہ تیار دی، It is ready and it will
 be presented in this session.

جناب سپیکر: د جعفر شاہ صاحب مسئلہ بہ د دے سرہ تر لے وی چہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دے سیشن کبھے بہ انشاء اللہ تعالیٰ مونزہ راو رو۔

جناب سپیکر: چہ خامخائے راوڑی جی۔ Again Jaffar Shah Sahib، بل سوال خہ
 دے جی؟

Mr. Jafar Shah: 932.

جناب سپیکر: جی۔

* 932۔ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پیپلزورکس پروگرام کے تحت پورے صوبے میں سول ڈسپنسریوں کیلئے
 عمارات تعمیر کی گئی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مذکورہ عمارات استعمال میں لائی گئی ہیں، اگر نہیں تو وجوہات
 بتائی جائیں: نیز حکومت مذکورہ عمارات کو استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، پیپلز ورکس پروگرام کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا میں کئی ڈسپنسریوں کی تعمیر شامل تھی۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسریاں استعمال میں نہیں لائی گئی ہیں جن کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) منظور شدہ آسامیوں کی عدم دستیابی۔

(2) منظور شدہ آسامیوں کیلئے فنڈز کی عدم دستیابی۔

(3) نامکمل عمارات۔

(4) نامکمل عمارات کیلئے فنڈز کی عدم فراہمی۔

مذکورہ تمام ڈسپنسریوں کو استعمال میں لانے کی غرض سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2010-11

میں ایک سکیم نمبر 217، "Rehabilitation of Feasible Health Outlets

constructed under Peoples Works Program and Senator Funds"

کی گئی ہے اور رواں مالی سال میں تیس ملین روپے اس سکیم کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ مذکورہ سکیم

فی الحال اے ڈی پی 2010-11 کی نئی سکیموں پر پابندی کیوجہ سے تعطیل کا شکار ہے۔ جو نئی پابندی اٹھائی

جائے گی تو مذکورہ سکیم کے پی سی ون کو پراسس کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، سر۔ دا جی د پیپلز ورکس پروگرام، ما خود خپلے حلقے

پہ بارہ کبنے سوال کرے دے خودا پہ ٲولہ صوبہ خیبر پختونخوا کبنے ----

جناب سپیکر: دا کوئسچن نمبر او بنایبی جی اول۔

Mr. Jafar Shah: 932.

جناب سپیکر: بل خہ پکبنے ----

جناب جعفر شاہ: دیکبنے جی پہ پورہ صوبہ کبنے بلا عمارات جو ر شوی وو او هغه

هم دغه شان پراته دی۔ که لږ غوندمے مونږ په هغه خرچه او کړو نو We can

better utilize it for constructive purposes، زه وایمه چه په دے باندے د

I would like حکومت غوراو کړی ځکه چه دوی وائی وائی چه مونږ خه نه شو کولے،

the honourble Minister to comment on it.

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health please.

وزیر صحت: شکر یہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ ہے کہ یہ کچھ لوگوں نے پورے صوبے میں ڈسپنسریز بنائی ہیں جن میں کچھ بنی ہیں، کچھ نہیں بنیں، کچھ آدھے سٹیج پہ ہیں، کسی کی چھت ہے اور کسی کی چھت نہیں ہے تو ہم نے 2010-11 کے بجٹ میں اس کیلئے Provision ڈالی تھی کہ جو ڈسپنسریز Incomplete ہیں اور یہ پرائونٹل گورنمنٹ نے نہیں بنائی، یہ ایم این ایز کے فنڈز میں سے بنی ہیں، سینٹرز کے فنڈز میں سے بنی ہیں اور انہوں نے از خود Sites decide کئے ہیں، از خود انہوں نے یہ کام شروع کیا ہے اور ابھی تک یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پراپرٹی نہیں ہے لیکن چونکہ ایک چیز بن چکی ہے اور یہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت بنی تھی تو ہم نے اس کو Last time کی اے ڈی پی جو کہ اس سال کی اے ڈی پی ہے تو اس میں Interact کیا تھا لیکن جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ سترہ ارب روپے جو اس اے ڈی پی میں نئے Portfolios کیلئے تھا تو اس کو Divert کر دیا گیا سیلاب کے مسائل کو ایڈریس کرنے کیلئے، تو یہ ہمارے پروگرام میں موجود ہے اور جو نئی وہ پیسے یا فنڈز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 'کونسنز آر' انتہائی Serious matter ہوتا ہے تو Kindly اس کو ذرا توجہ سے سنیں۔ آرمیل منسٹر صاحب جواب میں کچھ Clarification دے رہا ہے تو اس طرف متوجہ ہو جاؤ۔

وزیر صحت: تو اس سلسلے میں ہم نے اس کو Priority ضرور دی ہوئی ہے لیکن اب اس کی جب بھی فنڈنگ ہوتی ہے، ہم نے اس کیلئے Provision رکھی تھی اس فنڈنگ ایئر کے بجٹ میں لیکن وہ چونکہ نئے Portfolios کو Divert ہو گیا ہے تو جب بھی ہماری فنڈنگ پوزیشن Raise ہوتی ہے تو ہم اس پراجیکٹ کو Take up کریں گے لیکن اس میں سپیکر صاحب، آپ کو صحیح بتاتا چلوں کہ ہمارے پاس جو انفارمیشن آئی ہے، For instance کہ ایک ڈسٹرکٹ میں گیارہ ڈسپنسریز ہیں اور جب Practically اس کو Verify کیا گیا تو ایک یا دو موجود ہیں، باقی نو سرے سے موجود ہی نہیں ہیں تو یہ چونکہ ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پراپرٹی نہیں ہے، نہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو بنایا ہے اور نہ ہیلتھ والوں نے اس کی فنڈنگ کی ہے، لہذا جو چیز اس وقت گراؤنڈ پہ موجود ہے تو ہم اس کو Own کریں گے اور جو نئی فنڈنگ حالات ٹھیک ہوتے ہیں تو اس کو ٹھیک کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور یہ ہمارے پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر: مطلب ہے یہ اے ڈی پی جو Cap ہوئی ہے، اس میں جب یہ Ban ہٹ جائے گی تو پھر آپ کی یہ سب ہو جائے گی۔ جناب جاوید عباسی صاحب۔ موجود نہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر! اس میں میرا ایک ضمنی ہے۔

وزیر صحت: Mover نہیں ہیں۔ اہم سوال تو کیا، توجہ ان کو پہلے پتہ تھا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس کو اہم نہیں لگتا۔

وزیر صحت: جب اس کو اہم نہیں لگتا تو پھر دوسرے کسی کی بات ہی نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، سپلیمنٹری کو لکھن کر سکتے ہیں جی۔

وزیر صحت: نہیں، لیکن Mover موجود نہیں ہیں جناب۔

جناب سپیکر: نہیں، بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ، لیکن اس پہ سپلیمنٹری کو لکھن ان کا حق بنتا ہے جی۔

وزیر صحت: چلیں جی کریں۔

Mr. Speaker: Ji. "Rule 45 (3) If on a question being called, it is not put or the Member in whose name it stands is absent, the Speaker, at the request of any other Member, may direct that the answer to it be given".

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو آپ ان سے پوچھیں نا۔

جناب سپیکر: لیس لیس، یہ بات بڑی، ابھی لودھی صاحب بڑے عرصے بعد آئے ہیں اعتکاف سے اٹھ کے تو اتنا تو ان کا حق بنتا ہے کہ ایک کو لکھن تو پوچھیں نا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! ان کو تنگ کرنے کا میرا کوئی مقصد نہیں ہے، میں صرف ان کے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ یہ آپ ان کی (ج) جز بھی دیکھ رہے ہیں اور اس کو دیکھیں کہ (ج) جز میں اس نے پوچھا ہے کہ "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ دو سالوں میں صوبے کی سطح پر ہر ہسپتال میں خریدی گئی ادویات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ادویات کس طریقہ کار کے تحت خریدی گئی ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ کی ہے"، تو جناب سپیکر، اس کا جواب آپ دیکھیں، "گزشتہ دو سالوں میں جن ہسپتالوں کیلئے ادویات خریدی گئی ہیں، اس کیلئے حکومت خیبر پختونخوا میں وضع کردہ طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔ ادویات اور ان پر اخراجات کی مکمل تفصیل متعلقہ ہسپتالوں میں موجود ہے جن کا بیان کرنا یہاں ممکن نہیں"۔ جناب سپیکر، دوسرے جز میں بھی لکھا ہے کہ "یہاں تفصیلات فراہم کرنا ممکن نہیں ہے"، اسی طرح جناب سپیکر، تیسری جگہ بھی یہ لکھا ہے کہ "یہاں بیان کرنا ممکن نہیں ہے"، تو جناب، اگر اس آئریبل ہاؤس کے سامنے بیان کرنا، تفصیل دینا ممکن نہیں ہے یا مناسب

نہیں ہے تو جناب سپیکر، یہ کہاں مناسب ہوگا؟ میرا یہ مطلب تھا کہ تھوڑا سا اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کھینچیں، انہوں نے ممبر کا کوئی احترام نہیں کیا۔ ذرا یہ دیکھیں کہ اتنا غیر ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے کہ بالکل کوئی تفصیل دیتا نہیں ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ممکن نہیں ہے، ممکن نہیں ہے، ممکن نہیں ہے، تینوں کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ ممکن نہیں ہے۔ (سوال نمبر 978 کا متن معہ جواب ضمیرہ میں ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: آئرہیل منسٹر فار ہیلتھ پلیرز۔ یہ کیوں ممکن نہیں ہے جی؟ عبدالاکبر خان سے جانیں ذرا کہ کیا ہے اس میں؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ سوال آپ کے پاس پڑا ہے، یہ پورے صوبے کے ہسپتالوں، وہ مفتی جانان صاحب خالی ایک ہسپتال کی تفصیل مانگتے ہیں اور میں نے ان کو یہ، یہ پورے صوبے کے پچھلے تین سالوں کی تفصیل مانگ رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور کوئی کام نہیں کرے گا، ان کی تفصیل کیلئے بیٹھ جائے گا اور اس کو اکٹھا کرنا شروع کر دے گا؟

جناب سپیکر: ان کا تو ویسے بھی، بس اللہ معافی دے، تیسرے سال سے اس کا۔۔۔۔۔

وزیر صحت: اور دوسری باری یہ Specific رول ہے جی۔ پورے صوبے میں ایک آدمی سوال کرتا ہے پورے صوبے کے ہسپتالوں کیلئے؟ اب آپ ذرا سوال کی تفصیل دیکھ لیں، ذرا سوال دیکھ لیں، آپ اس کا خالی سوال دیکھ لیں۔ یہ میرا خیال ہے کہ عباسی صاحب کو کہتا ہوں کہ ایک دو مہینے کی چھٹی لے لیں اور آ کے بیٹھ جائیں ہمارے ساتھ تاکہ ان کو یہ ساری چیزیں ہم بتائیں۔

جناب سپیکر: ان کے خیال میں آپ کا حکمہ اور کوئی کام کرتا نہیں تو کم از کم یہ جواب تو دیا کرے۔

وزیر صحت: نہیں، میں بتاتا ہوں جناب، اس میں جو اہم چیز ہے، جو اہم چیز انہوں نے پوچھی

ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسچن ہے لمبا۔

وزیر صحت: وہ یہی ہے کونسچن، نہیں طریقہ کار پوچھا ہے۔ اگر یہ طریقہ کار جاننا چاہتے ہیں کہ کس طرح، کس طریقہ کار سے خریدی جاتی ہے دوائی یا Equipments تو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔ اب پورے صوبے کی تفصیل، ہر ہسپتال کی تفصیل، آپ ان کے وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرسوں آپ نے مفتی صاحب کے ایک جواب کا ایک پلندہ نہیں دیکھا تھا، جو ڈیپارٹمنٹ

محنت کرتا ہے تو وہ لکھ جاتا ہے لیکن آپ کا ڈیپارٹمنٹ، اللہ ان کو بس ہدایت کر دے اور کیا کہیں گے۔

وزیر صحت: نہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ Possible نہیں ہے لیکن یہ ایک Specific، ایک ایکس سائز کس لئے بنائی جاتی ہے تو Specific ان کو بتایا گیا ہے نا۔
جناب سپیکر: جی سید جعفر شاہ صاحب سوال نمبر 916۔

* 916۔ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات کوہستان (اتروٹ) اور دیر کوہستان کے درمیان رابطہ سڑک کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 10-2009 میں رقم مختص کی گئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سڑک کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اب تک اس پر کام کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے؛
(ii) مذکورہ سڑک کیلئے پچھلے دور میں کروڑوں روپے کی منظور شدہ رقم کیوں استعمال نہیں کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ سڑک پر کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، کلو میٹر ایک تا اٹھارہ کام مکمل ہونے والا ہے، کلو میٹر انیس سے اکتیس تک حلقہ اتروٹ کوہستان روڈ کی Approval ملنے کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔

(ب) (i) مذکورہ سڑک کیلئے پانچ ملین روپے مختص کیے گئے ہیں اور دیر کوہستان کی طرف کام شروع ہے اور انشاء اللہ جلد کام مکمل ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ سوات میں مذکورہ سڑک پر 07-2006 کی Liability موجود تھی جس کی کل رقم 3.327 ملین تھی جو 10-2009 میں AOM & R سے ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے۔

(ii) کام شروع ہو چکا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2004-05 Rs. 03.200 (M)
2005-06 Rs. 11.000 (M)
2006-07 Rs. 06.000 (M)
2007-08 Rs. 09.138 (M)
2008-09 Rs. 04.500 (M)
2009-10 Rs. 05.000 (M)

(iii) کلو میٹر انیس سے اکتیس پر کام Approval کے بعد شروع کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: سر! اس میں ایک چیز ہے کہ جس روڈ کی میں بات کر رہا ہوں، That links Utrore-Dir-Kohistan، یہ Strategically بہت Importance ہے اور حالیہ سیلاب میں اپنی جیب سے میں تین لاکھ روپے دیکر اس روڈ کو کھول چکا ہوں اور ابھی وہ لوگ اس قابل ہیں کہ وہ دیر تک پہنچ سکیں۔ یہ بہت Important روڈ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ Approval آجائے گی لیکن ابھی دوسرا سال جا رہا ہے مگر یہ Approval کب ملے گی؟ تو یہی میری عرض ہے کہ مجھے کوئی جواب دے دیں کہ اس پہ کام کب شروع ہوگا؟ ابھی نومبر میں تو ادھر برف پڑیگی، دیر کو ہستان کی طرف سے اور سوات کو ہستان کی طرف سے یہ Important روڈ ہے، اس پہ مجھے کوئی جواب دے۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری منچر سے۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی زمین خان۔ او دریرہ، دے ہم سوال او کری جی۔ جی سپلیمنٹری۔

جناب محمد زمین خان: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ پہ دے بارہ کنبے زما گزارش دا دے، سوال مے دا دے جی چہ یرہ د دے د پارہ مجموعی طور خومرہ پیسے مختص شوے دی؟ خکہ چہ د دوی جواب مبہم دے او دغہ روڈ مکمل شوے دے او بیا محکمے تہ حوالہ شوے دے او کہ نہ دے؟ خکہ چہ د دے جواب پہ (ب) جز، سب جز ون کنبے دوی وائی چہ "07-2006 کی Liability موجود تھی جس کی کل رقم 3.327 ملین تھی جو 2009-10 میں اے او ایم اینڈ آر سے ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے"، نو دا خو د ایم اینڈ آر نہ ٹھیکیدار تہ پیسے حوالہ شوے دی، د دے پتہ نہ لگی، د سی اینڈ ڈبلیو نہ خود کرپشن خہ اژدھا جو رہ شوے دے، ہیخ پتہ پکنبے نہ لگی چہ پیسے خنگہ راخی او خنگہ خی؟ نو مونر د پہ دے باندے منسٹر صاحب لہر پوہہ کری۔ دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب آریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: زما پہ خیال کافی Clear cut answers دی۔ پہ دیکنبے چہ کوم کلومیٹر ایک تا اتہارہ دے، پہ دیکنبے سوات، کوہستان (اتروڑ) اور دیر، کوہستان کے درمیان رابطہ سڑک چہ کوم ترقیاتی پروگرام 2009-10 دے نو پہ ہغے کنبے جی پہ

دے (ب) کنبے، پہ دے دو کنبے ئے دا مکمل تفصیلات ورکری دی چہ پہ 2004 کنبے 3.200 ملین روپی دے دپارہ Allocate شوے وے او هغه پرے لگیدلے وے۔ پہ 2005-06 کنبے بیا گیارہ ملین روپی وے او پہ 2006-07 کنبے بیا چہ ملین روپی، بیا نو ملین روپی، بیا 4.500 ملین روپی او اوس پانچ ملین روپی، نو تقریباً More than 35 Millions روپی پہ دے باندے لگیدلے دی او دا روڈ بہ انشاء اللہ پہ دے Financial year کنبے Complete شی کلومیٹر ایک تا اٹھارہ او دانیس نہ اکتیس پورے چہ کوم دے چونکہ دا پہ دے فیز تو کنبے، زمونر خیال وو چہ دا بہ مونرہ پہ فیز تو کنبے کوؤ خو Recently چہ کوم فلڈز راغلی دی نو د هغه د لاسہ پہ ڊیر Priorities کنبے Changes راغلی دی نو پہ دے وخت کنبے دا Assurance مونرہ دوئی له نہ شو ورکولے چہ پہ فیز تو باندے بہ پہ دے Current financial year کنبے شروع کوؤ یا بہ نہ کوؤ خو بهرحال زمونرہ Definitely priority list کنبے دے خو چونکہ پہ دے وخت کنبے ایمرجنسی ده او ٲول بریجونہ مات دی، ٲول کمیونیکیشن نظام مات او خراب دے نو انشاء اللہ Next year کیدے شی چہ مونرہ پہ دے باندے سوچ او کرو۔

جناب سپیکر: محترمہ مسرت شفیع صاحبہ!

جناب محمد زمین خان: سر! پہ دیکنبے زما یو گزارش دے۔

جناب سپیکر: دا ما تہ پتہ ده، ڊیر Important روڈ دے، دا کالام تہ چہ وتے دے نو دا هغه دے کنہ۔ دے منسٹر صاحب اووئیل خو زما پہ خیال بنہ بہ دا وی، سیکرٹری ہم ناست دے او مونرہ ٲول کنبینو کنہ نو پہ دے روڈ باندے بیا خبرے کوؤ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہ پہ دے باندے بہ خبرہ کوؤ ځکھ چہ د کالام بلہ زمینی رابطہ ختمہ شوے ده۔ کہ دا روڈ وے نو کالام بہ نہ کت کیدو۔ دے باندے بیا وروستو خبرے کوؤ۔ محترمہ مسرت شفیع صاحبہ۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: شکر یہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی، سوال نمبر جی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سوال نمبر 970 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 970 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کوہاٹ نے اپنی بلڈنگ ایک پرائیویٹ ادارے (این جی او) کو لیز پر دی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بلڈنگ کو لیز پر دینے کیلئے اشتہار وغیرہ دیا گیا تھا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس معاملے میں کوئی انکوائری بھی کی گئی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بلڈنگ کو کس قانون کے تحت اور کتنی مدت کیلئے لیز پر دیا گیا ہے، نیز آئندہ کالاً کچھ عمل کیا ہے;

(ii) مذکورہ انکوائری کمیٹی کی تفصیل بمعہ رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں، اس معاملے میں کوئی انکوائری نہیں کی گئی ہے۔

(د) (i) مذکورہ بلڈنگ کو اس وقت کے ضلع ناظم کوہاٹ کی پر زور سفارشات پر پانچ سال کیلئے لیز پر دیا

گیا۔ چونکہ ضلعی حکومت کے خاتمے اور سپرنٹنڈنگ انجینئر سی اینڈ ڈبلیو سرکل کوہاٹ اور میٹرل ٹیسٹنگ

کوہاٹ کی دوبارہ فعالی کے بعد مذکورہ احاطہ اور عمارت کے علاوہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کوہاٹ کے پاس کوئی

عمارت دستیاب نہیں جس میں انہیں کھپایا جاسکے، فی الوقت سپرنٹنڈنگ انجینئر کوہاٹ اور اس کے ماتحت

سٹاف کو جگہ کی عدم فراہمی کی وجہ سے سرکاری فرائض کی بجآوری میں شدید مشکلات ہیں۔ اب محکمہ سی

اینڈ ڈبلیو نے اپنی ضروریات کے پیش نظر اس بلڈنگ کو (این جی او) سے خالی کرانے کیلئے کوہاٹ

ایڈمنسٹریشن کو کئی خطوط لکھے ہیں اور انشاء اللہ مذکورہ بلڈنگ جلد محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو واپس مل جائیگی۔

(ii) اس سلسلے میں اب تک کوئی انکوائری نہیں کرائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے بل شتہ دے جی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: بالکل جی، بالکل۔ یہ دیکھنے چہ کوم جواب ما تہ ملاؤ

شوے دے جی نوزہ د دے نہ مطمئنہ نہ یمہ خکہ چہ د دے سوالونو جوابونہ ما تہ

"جی ہاں" کنبے ملاؤ شوی دی۔ دا کوئسچن بہ د (الف) پہ حساب پرھاؤ کرو، پہ دیکنبے وائی چہ "آیایہ درست ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈیولپمنٹ کوہاٹ نے اپنی بلڈنگ ایک پرائیویٹ ادارے (این جی او) کو لیز پر دی ہے"، نو د ہغے جواب راغے "جی ہاں"۔ بیا پہ دے دویم بی پورشن کنبے وائی "کہ بلڈنگ کو لیز پر دینے کیلئے کوئی اشتہار وغیرہ نہیں دیا گیا" نو دوی وائی چہ "جی نہیں"، پہ دیکنبے خو یو ڊیر غت دغہ شوی دے، پکار دا دہ چہ کلہ یو پراپرتی پہ لیز باندے ورکریے کیری نو باقاعدہ د ہغے اشتہار کیری، لکہ خنگہ چہ دا آکشن والا Formalities وی نو دغہ شان د دے Formalities دی او ہغہ نہ دی پورہ شوی جی او دوی پخپلہ ایڈمٹ کوی چہ نہ دی شوی۔ بیا جی پہ (ج) جز کنبے وائی چہ "اس معاملے کی کوئی انکوائری ہوئی"، تو اس کا وہ جواب آیا کہ "جی نہیں، اس کی کوئی انکوائری نہیں کی گئی ہے" او بیا جی پہ آخری پیرا کنبے دا جواب ورکوی "کہ یہ بلڈنگ اس وقت کے ضلع ناظم کوہاٹ کی پرزور سفارش پر پانچ سال کیلئے لیز پر دی گئی"، پہ دیکنبے جی چونکہ پولیٹیکل ہغہ، ہغہ ٹائم والا Involve وو، دا کوئسچن Already د سوشل ویلفیئر ڊیپارٹمنٹ سرہ اوچت شوی وو، چونکہ دا پراپرتی ڊسٹریکٹ گورنمنٹ تہ ورکریے شوی وہ او پہ دے بلڈنگ باندے مونر پہ لکھونو روپی جی لگولے دی، تقریباً بائیس لاکھ روپی مونرہ د GRAP، Gender Reform Action (Plan) نہ لگولی دی، سوشل ویلفیئر ڊیپارٹمنٹ ورباندے ہم انوسٹمنٹ کرے دے جی نو پہ دے بلڈنگ کنبے د تی اوز تقریباً ستائیس او اتھائیس کمرے جوڑے شوی دی، اوس پہ Justice باندے دا خبرہ کول غلطہ دہ جی؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب، ہم دے بلڈنگ کنبے ستاسو سوال دے، د دے سرہ بہ Similar related، بل بہ نہ کوئی۔

جناب محمد زمین خان: نہ سر، د دے سرہ Related دے جی۔

جناب سپیکر: نہ، ہغہ جواب درکولے نہ شی، د ہغوی سرہ ڊیتا نہ وی۔ د دے بلڈنگ سرہ Related سوال پکار دے۔

جناب محمد زمين خان: جی دا ڊير اهم سوال دے چونکہ قومی خزانے ته نقصان رسی او هم په دے طريقه باندے زمونږ په ڊير کبنے داسے بلډنگونه دی چه هغه خلقو ته، این جی اوز ته مفت ورکړے شوی دی۔ دا خو لا بیا هم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په هغه باندے بل کوئسچن راوړئ۔

جناب محمد زمين خان: زما گزارش دا دے چه دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه په هغه باندے بل کوئسچن راوړئ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودرپرئ چه د Mover تسلی اوشی نو دا د هغه په وجه باندے، جواب واوړه کنه۔

وزیر قانون: زما په خیال باندے چه دا کوم Mover دے نو هغه د کمیٹی د پاره سفارش نه کوی او دوئ پکبنے سفارش کوی خوبه حال۔۔۔۔۔

جناب محمد زمين خان: زما مقصد دا دے جی چه دا سرکاری خزانے ته نقصان رسی۔ هلته یو سرکاری دفتر این جی او ته مفت ورکړے شوے دے نو په دے دلته کبنے وانلډ لائف سره، د فارست سره هلته دفتر نشته دے نو که دا فوری طور باندے کمیٹی لارشی او د دے څه حل رااوخی او قومی خزانے ته ډیره فائده لاره شی نو په دے وجه چه کمیٹی ته د لارشی۔

جناب سپیکر: تهپیک شوه جی۔ آنریبل۔۔۔۔۔

ډاکټر اقبال دین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودرپرہ جی، دا بل ممبر صاحب هم څه وائی۔ دا هم دیکبنے سوال دے؟

وزیر قانون: داسے ده چه په کومو ځایونو کبنے په سرکاری بلډنگونو کبنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودرپرئ جی لاء منسټر صاحب، دا ډاکټر صاحب هم څه په دیکبنے سوال کوی۔ ډاکټر اقبال دین فنا صاحب، ضمنی سوال او کړئ چه سوال څه دے جی؟

ڈاکٹر اقبال دین: جی یہ دغے کینے زما ضمنی سوال دے چہ پہ دیکھنے ئے دا لیکلی دی چہ دا د پینخو کالو د پارہ پہ لیز ورکریلے شوے وو، ہغہ پینخہ کالہ پورہ شوی دی نو پکار دہ چہ دا اوس واپس محکمے تہ حوالہ شی۔

جناب سپیکر: نو دا خبرہ دہ جی؟

ڈاکٹر اقبال دین: پینخو کالو پورے ہغہ پہ لیز باندے وو۔

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ ترخو پورے چہ د سپلیمنٹری کوئسچن دغہ وو نو بنہ بہ دا وی چہ دوئی فریش کوئسچن راوری او Exact identify کری چہ یرہ کوم یو بلڈنگ د گورنمنٹ یو ڈیپارٹمنٹ کوم یو این جی او لہ ورکریے دے او پہ کوم Terms and Conditions ئے ورکریے وو؟ دا یو Separate کوئسچن دے، د دے کوئسچن پہ حوالے سرہ دا گزارش دے چہ دا خو بالکل مونبرہ پہ جواب کینے ایڈمنٹ کوؤ چہ دا سابقہ دغلنتہ ڈسٹرکٹ ناظم صاحب، چونکہ دا محکمہ او د ہغوی Assets دغہ وخت کینے As a devolved department چہ کوم دی نو Devolve شوی دی، دغہ ناظم اعلیٰ صاحب پہ خپل اثر رسوخ باندے ورکریے وو، نوزہ دا ہم وایمہ چہ ہغوی د کوهاٹ د خلقو د بہتری د پارہ بہ ئے کری وی، داسے خہ پراونشل بلڈنگ یا خدائے مہ کرہ خکہ چہ د ہغہ سپری Integrity family دہ او بنہ خلق دی خو بہر حال دا کوئسچن چہ کوم دے، Basically it should be directed to the District Government نو پکار دہ چہ د پی سی او نہ مونبرہ دا سوال کریے وے، سی اینڈ ڈبلیو سرہ د دے مکمل تفصیلات نشتہ نو دا کوئسچن بہ ری ڈائریکٹ شی Towards DCO۔

جناب سپیکر: پہ اصل کینے سوال د ڈیپارٹمنٹ نہ کیبری، د پی سی او نہ نہ کیبری، منسٹر د جواب ورکوی د ہغوی پہ Behalf باندے۔ کہ بشیر بلور صاحب جواب ورکولے شی نو دوئی بہ ورکری۔ کہ د پی سی او کار وی خو بیا خود دوئی جواب ورکری۔ جی بشیر بلور صاحب۔۔۔۔

وزیر قانون: پہ دے دغہ ہسے مونبرہ دغہ کری دی جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل مسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔ منسٹر! ہغوی وائی چہ دا پکا رده چہ دا
 پی سی او دغہ دے۔

وزیر قانون: دا داسے دہ جی، پہ دے جواب کنبے ورته مونہر دا لیکلی دی چہ یرہ
 داسے مونہرہ کوشش کوؤ، زمونہرہ پیار تمنہتہ پخپلہ ہم تکلیف دے او مونہرہ دا
 خائے واپس اخلو As soon as possible نو دا Assurance زہ دوئی تہ ورکوم پہ
 هاؤس باندے چہ یرہ تفصیلی، Exact date بہ ترے واخلو انشاء اللہ د
 پیار تمنہتہ نہ او انشاء اللہ تاسو بہ مطمئن کرو۔

جناب سپیکر: بی بی! تاسو مطمئن یئ د دوئی د جواب نہ؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: د دوئی د دے جواب نہ زہ مطمئنہ نہ یمہ۔ Actually دوئی
 لگیا دی سی ایندہ ڈبلیو سرہ لگیا دی جی، دا خودوئی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تہ
 ورکریے دے۔ پہ دے خو یو خلے انکوائری ناستہ دہ، د سوشل ویلفیئر چہ کومہ
 ستینڈنگ کمیٹی دہ، د ہغوی پرے یوہ فیصلہ راغلے دہ۔ اوس خبرہ دا دہ چہ
 دوبارہ دا خیز Put up شوے دے او سی ایندہ ڈبلیو محکمہ پکنبے Involve شوہ۔
 سی ایندہ ڈبلیو خو دا خیز ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تہ ورکریے دے، پی سی او ایندہ
 کمشنر د دے ہغہ دی جی نو د دے جواب نہ زہ مطمئنہ نہ یمہ جی۔

وزیر قانون: نہ، کہ تاسو وایی چہ دا کمیٹی تہ لارشی نو زمونہرہ پرے ہیخ اعتراض
 نشتہ، کہ کمیٹی تہ ئے وری۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour! Minister for Local Government, honourable Minister for Local Government.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! دا زما خور او مونہرہ بہ تہی
 بریک کنبے کنبینو او چہ دوئی خنگہ خبرہ کوی نو انشاء اللہ دوئی بہ مطمئن کرو
 چہ دوئی خہ وائی نو انشاء اللہ ہغہ بہ کوؤ۔ تاسو بہ ما سرہ بیا کنبینئ۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! کہ دا کمیٹی تہ حوالہ شی چہ دا
 مسئلہ Thrashout شی او دا Forever د پارہ بحال شی۔ پانچ سال مکمل شول د
 لیز سرہ، ایک سال Further بیا کمشنر پہ لیز باندے ورکرو بغیر د پوبنتنے، بغیر
 د وجہ او بغیر د دغہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): داسے چل دے چہ تاسو، بھر مونہ پہ تہی بریک کنبے بہ ورسرہ کنبینو چہ خنگہ تاسو خبرہ اوکرہ، کہ تاسو دا غواہی کمیٹی تہ، کمیٹی تہ بہ ئے اولیرو۔

Mr. Speaker: This is kept pending till the tea break.

Ms. Musarrat Shafi Advocate: Thank you.

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ڈاکٹر اقبال دین صاحب، سوال نمبر جی؟

* 1036 - ڈاکٹر اقبال دین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2007 میں بارانی پراجیکٹ کے تحت سماری پایاں تاسماری بالاساڑھے دس کلو میٹر ہائی سپیسٹک روڈ تین کروڑ، اڑسٹھ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص تعمیر کے باعث 2008 میں مذکورہ سڑک کی خرابی دور کرنے کیلئے محکمہ ہڈانے ٹھیکیدار کو باقاعدہ نوٹس جاری کیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس مرمت کا اس وقت تخمینہ 5,40,997 روپے تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار موصوف نے محکمہ کے احکامات کو یکسر نظر انداز کیا؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ٹھیکیدار کو محکمہ کے احکامات نظر انداز کرنے کے باوجود سیکیورٹی کی رقم کیوں ادا کی گئی؛

(ii) مذکورہ روڈ جو اب کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے، کی خرابی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؛

(iii) مذکورہ روڈ کی Escalation کا کیس بارانی پراجیکٹ کو کیوں بھجوا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر اور ڈیزائن انڈس ایسوسی ایٹس کنسلٹنٹس لاہور کے زیر نگرانی مکمل کی گئی۔

(ب) جی ہاں، گزشتہ تین سال کے دوران مختلف اوقات میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے مکمل ٹریفک نے مین کوہاٹ ہنگو روڈ کی بجائے اس سڑک کو استعمال کیا اور ٹریفک کے زیادہ ہجوم کی وجہ سے یہ سڑک بعض مقامات پر خراب ہو گئی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی نہیں، ٹھیکیدار موصوف نے بعض مقامات پر سڑک کی خرابی کو دور کر دیا تھا۔

(ہ) (i) سڑک کی تکمیل کے بعد کا ایک سال Maintenance کا عرصہ گزرنے کے بعد محکمہ نے ٹھیکیدار کو صرف جزوی سیکورٹی ادا کی جبکہ اس وقت سڑک کی حالت بھی درست تھی۔

(ii) واضح ہو کہ ساڑھے دس کلو میٹر مذکورہ سڑک جون 2007 میں مکمل ہوئی۔ تقریباً تین سال سے سڑک زیر تعمیر ہے اور جز (ب) میں دی گئی وضاحت کے مطابق سڑک چند مقامات پر ہی خراب ہوئی ہے لیکن حالیہ مون سون سیلاب کی وجہ سے سڑک کی حالت مزید خراب ہوئی ہے جو کہ معمولی مرمت کے ذریعے ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اب اس سڑک کو (Major Repair) کے ذریعے ہی ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ محکمہ ہڈانے مذکورہ سڑک کی دوبارہ بحالی کا کام (Flood Damages) کی فہرست میں شامل کیا ہے اور منظوری کی صورت میں سڑک کی بحالی اور مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔

(iii) اس سڑک کی متعلقہ شق کے تحت ٹھیکیدار، متعلقہ ضابطوں کے مطابق قانوناً Escalation کی وصولی کا حقدار ہے اور اسی بناء پر اس کا کیس بارانی پراجیکٹ کو منظوری کیلئے بھیجا گیا تھا۔ تاہم واضح ہو کہ نہ تو اب تک اس کیس کی منظوری ہوئی ہے اور نہ ہی اس ضمن میں ٹھیکیدار کو کوئی ادائیگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ دے جی؟

ڈاکٹر اقبال دین: او جی، سپلیمنٹری پکبنے شتہ۔ سپلیمنٹری پکبنے۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

جناب سپیکر: او جی، دا ختمومہ نو تا سو تہ، جی ڊا کتیر صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: پہ دے جز (ب) کبنے جی دا تپوس ترینہ ما کپے دے چہ "آیا یہ درست ہے کہ ناقص تعمیر کے باعث 2008 میں مذکورہ سڑک کی خرابی دور کرنے کیلئے محکمہ ہڈانے ٹھیکیدار کو باقاعدہ نوٹس جاری کیا" او پہ جواب کبنے دا راخی چہ جی ہاں، گزشتہ تین سال کے دوران مختلف اوقات میں فرقہ وارانہ فسادات کے باعث مکمل ٹریفک اور، فلائنگے او ڊینگے، Yes/No، ہغہ پرے نشتہ دے چہ How? ہغہ تہی کیدار تہ پہ ناقص دغہ بان دے ہغہ جاری شوے وو او کہ نہ؟ د دے نہ علاوہ دا دی، د دے جز (د) پہ جواب کبنے چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار موصوف نے محکمے کے احکامات کو یکسر نظر انداز کیا" نو پہ جواب کبنے راخی چہ "جی نہیں، ٹھیکیدار موصوف نے بعض مقامات پر سڑک کی خرابی کو دور کیا" یعنی بعض مقامات ئے درست کرل، باقی سڑک ئے ہم دغہ شان تے پر ببنو دو۔ د

دے نہ علاوہ بیا دا دی چہ تھیکیدار تہ د سیکوریٹی رقم ولے ادا شو؟ جز (ہ) نو
 دوئی وائی چہ ہغہ تہ جزوی سیکوریٹی واپس شوے دہ، مکمل ورتہ نہ دہ واپس
 شوے حالانکہ حال دا دے چہ ہغہ تہ مکمل سیکوریٹی حوالہ شوے دہ۔ بل
 پکبنے دا دے چہ سوال ما دن نہ دوہ کالہ ویراندے کرے وواو پہ ہغے کبنے ما
 لیکلی ووا چہ "مذکورہ روڈ جواب کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے، کی خرابی کی ذمہ داری کس پہ عائد
 ہوتی ہے؟"۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: دوہ کالہ ویراندے جی دا کھنڈرات وو۔

جناب سپیکر: او اوس ہم کھنڈرات دی؟

ڈاکٹر اقبال دین: او اوس دوئی دا وائی نو یا بہ د زلزلہ، طوفان او یا بہ باران
 غور خولے وی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: نو د دغے نہ پس جی فلہ راغے، اوس فلہ پہ دوئی باندے دغہ
 راوستو، اوس خودوئی دا وائی چہ دا ہول سرک د فلہ د وجہ نہ تباہ شوے دے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, Law Minister on behalf of
 Chief Minister.

ڈاکٹر اقبال دین: پہ آخری جز کبنے دوئی دا وائی چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، دا 'کوئسچنز آور' دے، تش سوال کوہ باقی پہ دے باندے
 بہ تقریر نہ کوئی جی۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ داسے دہ چہ یو خودا دلته پہ پاکستان کبنے د لاهور
 ڀیرہ نامی گرامی ڀیزائٹر، ڀیزائن اینڈ ایسوسی ایٹ کنسلٹنٹ لاهور، د دے یوہ
 کمپنی وہ او د ہغے د نگرانی لاندے دا سرک جوڑ شوے دے۔ دا صحیح دہ چہ
 پہ دے باندے د تریفک فلو unexpectedly زیاتہ شوے وہ او د ہغے د لاسہ خہ
 لڙ ڀیر پرابلمز د دے وو خو پہ ہغہ وخت کبنے چہ خہ محکمے تھیکیدار تہ وئیلی
 دی، Patch work او کوم Improvements چہ وو نو ہغہ پکبنے وقتاً فوقتاً
 شوی دی او سیکوریٹی خو مونڙ دوئی تہ آن ریکارڈ وایو چہ یرہ سیکوریٹی

Partially دغہ شوے دہ او Partially، لا مکمل طور باندے واپس شوے نہ دہ۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ چونکہ د Recently flood نہ پس د دے سرک حالات کافی خراب شوی و و او صرف دا نہ بلکہ پہ توله صوبہ کبنے پہ سؤ نوخہ چہ پہ زرگونو کلومیٹرہ Completely inundated شوی دی نو یو خودی دا وائی چہ د سرہ سیلاب نہ دے راغلی خکہ چہ مونہر خو وایو چہ دا سیلاب خراب کرے دے، سیلاب نہ مخکبنے دا حالت نہ وو۔ د کھنڈرات دا سماء چہ ورکوی، دا خود سیلاب نہ پس ورکوی کنہ، نو دا د سیلاب د وجہ نہ خراب شوی دی او مخکبنے چہ پہ دیکبنے محکمے تھیکیدار تہ کوم کار حوالہ کرے دے، ہغہ پکبنے شوے دے او باوجود د دے کہ دوئی نور خہ تسلی غواری نو دا مونہرہ اوس نوے چہ کوم دغہ جو روؤ جی، دا کوم Flood damages assessments شوی دی نو پہ ہغے کبنے اوس داروہ راغلی دے۔

جناب سپیکر: نو دا پہ Flood damages کبنے و اچوئی کنہ جی۔

وزیر قانون: دا مواچولے دے جی۔ دا مواچولے دے او انشاء اللہ دا بہ پہ دوبارہ جو پیری۔

جناب سپیکر: دا پہ Flood damages کبنے و اچوئی۔

وزیر قانون: او دا بہ دوبارہ جو پیری، نوے سرک بہ جو پیری۔

جناب سپیکر: ممبر صاحب ہم دغہ غواری چہ پہ Flood damages کبنے ئے دغہ او کپئی۔ شاہ حسین صاحب۔

* 1038 - جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 15 اکتوبر 2009 کو گلشن رحمان کالونی کوہاٹ روڈ میں کار بم دھماکہ ہوا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دھماکہ کی وجہ سے چھ فلیٹس نمبر 12-A, 12-B, 12-C اور 13-A،

13-B، 13-C کو زیادہ نقصان پہنچا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فلیٹس کی مرمت کا کام جاری ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) مذکورہ چھ فلیٹس کی مرمت کا تخمینہ لاگت کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے، نیز ان فلیٹس کی مرمت کیلئے اخباری اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے؛
- (ii) جن ٹھیکیداروں نے مذکورہ فلیٹس کی مرمت کیلئے بولی میں حصہ لیا تھا، ان کے نام اور بولی میں کامیاب ٹھیکیداروں کی ناموں کی تفصیل بمعہ ریٹ فراہم کی جائے؛
- (iii) مذکورہ بالا فلیٹس میں کون کون سے مرمتی کام کئے گئے ہیں، ہر ایک کام کی نوعیت اور اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز اگر کام مکمل کیا گیا ہے تو مذکورہ کام کی کمپلیشن سرٹیفیکیٹ کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

- (د) (i) حکومت خیبر پختونخوا سے منظور شدہ تخمینہ لاگت 80,88,000 روپے ہے، ان کی مرمت کیلئے اشتہار اخبارات میں محکمہ انفارمیشن کی وساطت سے شائع ہوئے اور اخباری اشتہارات کی کاپیاں ایوان میں پیش کئے گئے جس کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ii) 12-A, 12-B, 12-C

بولی میں حصہ لینے والے ٹھیکیداران

- 1- مقصود کنسٹرکشن
- 2- اسماعیل خیل کنسٹرکشن
- 3- سراج الحق
- 4- دوست اینڈ کو

کامیاب ٹھیکیدار کا نام اور ریٹ

مقصود کنسٹرکشن، ریٹ ایٹ پار

13-A, 13-B, 13-C ٹائپ بلاک

بولی میں حصہ لینے والے ٹھیکیداران

- 1- مقصود کنسٹرکشن

2- اسماعیل خیل کنسٹرکشن

3- سراج الحق

4- دوست اینڈ کو

کامیاب ٹھیکیدار کا نام اور ایٹ

اسماعیل خیل کنسٹرکشن، ریٹ ایٹ پار

(iii) مذکورہ فلیٹس میں مرمت کا کام جاری ہے جس میں سول ورک، الیکٹرک ورک، سوئی گیس ورک، سینٹری ورک شامل ہے، جس کیلئے منظور شدہ رقم تخمینہ لاگت 80,88,000 روپے میں سے محکمہ فنانس نے مبلغ 18,85,000 روپے کے فنڈز جاری کئے ہیں، باقی فنڈز ابھی تک نہیں ملے ہیں۔ مذکورہ فلیٹس کے الاٹمنٹ آئندہ چند روز میں برائے رہائش منتقل ہو جائیں گے۔ کام مکمل ہونے پر کمپلیشن سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔

اخراجات مندرجہ ذیل ہیں:

اخراجات	تخمینہ لاگت	کام کی نوعیت
1,86,600/-	63,76,900/-	سول ورک
---	1,89000/-	سینٹری ورک
---	12,72,200/-	الیکٹرک ورک
---	2,47,800/-	سوئی گیس ورک
1,86,600/-	80,85,900/-	کل

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

جناب شاہ حسین خان: یونہی دے جی، ڈیر شے دی پکبنے۔

جناب سپیکر او جی۔

جناب شاہ حسین خان: ڈیر زیات دی پکبنے سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: بنہ ڈیر زیات دی پکبنے، نو خو یو۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: یو دا دے جی اولنے چہ زہ د منسیر صاحب نہ دا معلومات

کول غوارمہ چہ دا مرمت دے او کہ تعمیر دے؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: دا مرمت دے او کہ تعمیر دے؟

جناب سپیکر: پہ دے گلشن رحمان کالونی باندے بہ خبرہ کوؤ۔ ڊیر جنرل ڊسکشن بہ نہ کوئی جی۔

مفتی کفایت اللہ: زہ جی خبرہ کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: او ولے نہ جی، بالکل۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی، ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: سوال کوئی، تش سوال کوئی۔

مفتی کفایت اللہ: سوال جی دا دے چہ د شاہ حسین خان سوال دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: او دے ٲولو مونخ نہ دے کرے، تاسو خو پٲ پٲ او کرو، تاسو ہم لا نہ دے کرے؟

مفتی کفایت اللہ: زما پہ سوال پٲے مو مونخ یاد شو جی۔ (تمنے) د دے مونخ پہ بارہ کٲنے زما رائے دا دہ جی چہ پہ قومی اسمبلی کٲنے باقاعدہ لاؤ ڊسپیکر لگیدلے دے، دیکٲنے هغه شانٲے او کٲئی نو مہربانی بہ وی، د مونخ د پارہ یو شیدول لگیدلے دے۔

جناب سپیکر: هغه ما تہ پٲتہ دہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: کہ هغٲے او کٲئی نو مہربانی بہ وی جی۔ زما پہ دے سوال دا دے، محترم وزیر صاحب، لٲر توجہ او کٲئی، دا کار جی پہ حقیقت کٲنے د ٲلور پینخولا کھو کار دے او دے لرہ ٲیندر شوے دے جی دا کیاسی لا کھ۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجہ غوارمہ جی۔

جناب سپیکر: تاسو سوال او کٲئی جی، سوال۔

مفتی کفایت اللہ: پہ دے مینخ کبنے میاں صاحب توجہ خرابہ کرہ جی۔ دوئی جی پہ دے جواب کبنے لیکلی دی چہ دے لره پیسے ور کرے شوی دی اسی لاکھ، اٹھاسی ہزار روپی نو تقریباً اکیاسی لاکھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

مفتی کفایت اللہ: او 'آج' اخبار کبنے دی، پہ ہغے کبنے 3 جمادی الثانی 1431 ہجری Date دے، ہلتہ چہ ہغے پیسے جمع کری، دغے کار لره نوے لاکھ، نوے ہزار روپی: دا ایکسپریس اخبار دے د 3 ربیع الثانی 1431 ہجری او پہ ہغے کبنے تریستھ لاکھ روپی، سرے ڍیر غت غل دے جی، دیکبنے یو دیوال او یوہ کمرہ تعمیر شوی دہ جی او پہ دے دیوال او کمرہ باندے ہغے اٹھاسی لاکھ روپی لگول غواری او دا کار صرف د خلورو یا د پینخو لکھو دے جی۔ زما دا رائے دہ چہ دا متعلقہ افسر چہ کوم پہ دے کرپشن کبنے ملوث دے، دا فنڈ د بند کرے شی جی او دا نورے پیسے د ریلیز نہ کرے شی۔

ملک قاسم خان ٹٹک: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دے سرہ یوہ بلہ خبرہ ہم دہ جی۔

Mr. Speaker: Question, question.

مفتی کفایت اللہ: نہ دیکبنے یوہ خبرہ پاتے کیری۔

جناب شاہ حسین خان: زہ بہ دیکبنے یو بل، یو بل بہ زہ کومہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: دیکبنے بہ مہربانی کوئی او دا خبرہ بہ، لہر تائم بہ را کوئی جی۔

جناب سپیکر: نہ دے باندے تقریر نہ کیری۔ کوئسچن او کیری کوئسچن۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، تقریر نہ کوم، تقریر نہ کوم جی۔

Mr. Speaker: Supplementary question.

مفتی کفایت اللہ: د پنکھو او د بجلئی مد کبنے دوئی 12,72000 روپی بنودلے دی جی او پہ دیکبنے بتیس د چہت پنکھی اغستے شوی دی او بارہ ایگزاسٹ اغستے شوی دی او د افسوس خبرہ دا دہ چہ پہ دیکبنے ہغہ زارہ پنکھی ایرے

شوی دی جی؟ زہ ڊیر پہ افسوس سرہ وایم چہ دنہ بم بلاست شوے وو جی نو بم د
چا کوروران کری او د چا کورودان کری جی۔ نو دا سرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

مفتی کفایت اللہ: دا ڊیرہ غتہ غلا مونر نیولے دہ او دیکہیے بہ مونر سرہ امداد
کوئی جی او دا کمیٹی تہ ریفر کری۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب، ملک قاسم صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: زہ یوہ خیرہ کوم۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب، کونجین۔

ملک قاسم خان خٹک: منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Question.

ملک قاسم خان خٹک: سر، منسٹر صاحب انچارج تہ زما صرف دا ریکویسٹ دے چہ
د دوئی د حکومت درے کالہ او شو، دے کالونی باندے خومرہ، دے درے کالہ
کبے خو خو خله پہ دے باندے د ریپیئر بلونہ واغستلے شول او دا خو خو خله
اوشول؟

جناب سپیکر: دا ڊسکشن خونہ دے کنہ جی۔ سپلیمنٹری سوال۔

جناب شاہ حسین خان: یو بل ضمنی سوال کومہ۔ یو بل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نویو ممبر بہ شو، تاسو خو، جی۔

جناب شاہ حسین خان: بل سوال دیکہیے دا دے جی چہ دا کوم اخباری دغه چہ
دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ختم دے۔

جناب شاہ حسین خان: اشتہار چہ دے جی، ہغہ اشتہار مختلفو تاریخونو کبے
شوے دے، لکہ دوہ اشتہارہ دی او دوارہ مختلفو تاریخونو کبے دی او
اشتہارے وروستو کرے دے او کارے مخکبے کرے دے۔

جناب سپیکر: دا خبرہ کوہ جی۔ Honourable Minister Sahib, on behalf of

Chief Minister please.

وزیر قانون: د دے جواب بنہ تفصیلاً ۽ پیار تہمنت ور کرے دے جی او پہ ہغے کنبے اخیر نے چہ کوم دغہ دے ، بالکل Last, next page باندے چہ کوم جواب راغلی دے نو ہغے کنبے ئے Exact Details ور کپی دی او دیکنبے اخراجات چہ کوم دی ، سول ور کس چہ کوم دی ، اخرتہ دا یو صفر پکنبے اصل کنبے پاتے شوے دے ، Confusion زما خیال دے د ہغے د لاسہ جوہر دے۔ دا 18,66,000 روپی دی ، دا ٹیبل ئے پکنبے ور کرے دے۔ بل سینٹری ور کس دی 1,89,000 ، بیا الیکٹرک ور کس ، دا دی 1.27 Million something ، بیا سوئی گیس ور کس دی ، دا ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو ہغوی تہول پڑھاؤ کری دی جی ، ہغہ بل خہ وائی۔ د ہغہ د سپلیمنٹری سوال جواب ور کرئی جی۔

وزیر قانون: د سپلیمنٹری سوال جواب دا دے جی چہ پہ دے 'آج' کنبے منگل 18 مئی 2010 چہ کوم دغہ لگیدلے دے ، دا د دے Exact دغہ دے او دا دویم چہ کوم ایکسپریس دے نو دا ، (تالیاں) د دے بہ زہ لہر Confirmation او کر مہ ، د دے ما تہ لہر تائم را کرئی نو د ۽ پیار تہمنت نہ بہ ئے زہ Verify کر م۔

جناب سپیکر: زما خیال دے ، تاسو مخکنبے ستہدی نہ دہ کری منسٹر صاحب۔ This is kept pending. دس منٹ کاوقفہ دیا جاتا ہے نماز کیلئے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کیلئے ایوان کی کارروائی دس منٹ تک کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: محمد علی خان ، محمد علی خان صاحب۔ ہغہ خہ شو؟ Lapse شو۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کوم دے؟ تہ ئے وینے او زہ ئے نہ وینم؟ ہغہ کوم دے ، ہغہ خہ شو؟ Lapse شو۔

جناب شاہ حسین خان: پینڈنگ ئے کرئی جی۔

جناب سپیکر: بینڈنگ۔ معزز اراکین دی کنہ جی، خہ بہ کوے۔ ملک قاسم خان صاحب۔ ایڈجرنمنٹ موشنز، عبد الاکبر خان۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی ملک قاسم خان خٹک ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب۔ اوڈریری جی، یو منٹ، بس راغلو۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan, please move your adjournment motion No. 189.

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جی۔ "جناب سپیکر، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ حالیہ طوفان، بارشوں اور سیلاب سے صوبے میں زبردست تباہی ہونے اور لوگوں کی جانوں اور املاک کو زبردست نقصان پہنچنے کی وجہ سے حکومت نے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی امداد کیلئے مختلف اشیاء فراہم کی ہیں لیکن ان امدادی اشیاء کی تقسیم میں پسند و ناپسند، سیاسی مداخلت اور کرپشن کی جو عظیم مثال قائم کی گئی ہے، اس کی نظیر نہیں ملتی، لہذا اس تحریک التواء کو ایوان میں بحث کیلئے منظور کی جائے۔"

جناب والا! زہ ڈیر معذرت غوارمہ، ڈیر پہ منڈہ باندے راغلمہ۔ دا کوم حالیہ سیلاب چہ راغلی دے او پہ دے صوبہ کنبے یو عظیم نقصان شوے دے یقیناً چہ طوفان نوح یا سونامی سہری تہ را یاد شی۔ جناب والا، پہ دے صوبہ کنبے چہ کوم حال د سیلاب زدگانو دے، کوم Affected خلق دی، ہغہ چہ تر اوسہ پورے خومرہ پہ تکلیف کنبے دی او بیا د ہغوی پہ نامہ باندے کوم سامان ورکرے شوے دے د پسند و ناپسند او پہ سیاسی مداخلت نو جناب والا، پہ ہغے کنبے چہ زمونرہ منتخب حضراتو کوم تضحیک شوے دے، د ہغے چرتہ مثال نہ ملاویری۔ جناب والا، دیو پتواری نہ نیسہ، لکہ خہ رنگہ چہ ہغہ ورخے زمونرہ او ستاسو میتنگ وو، ختک صاحب او وئیل چہ پتواری زمونرہ نہ ڈیر اختیارات لری او مونرہ منتخب نمائندگان چہ کوم یعنی تضحیک شوے دے او پہ ہغے کنبے چہ خومرہ کرپشن، لکہ خہ رنگہ چہ مخکنبے پہ دے سیلاب باندے بحث شوے دے، یو کروڑ روپیہ پہ خائے آتھ کروڑ روپیہ چہ کوم دی، د بائیس سو روپو پہ دیگ اتہ زرہ روپیہ Claim شوے دی۔ جناب والا، یو طرف تہ د

صوبے غریب خلق او زمونر خپله ضلع کبنے چه خومره نقصان شوعے دے، یعنی زما د ضلع کرک چه کوم نقصان شوعے دے، هغه ئے په کیتگری تو کبنے راوسته حالانکه د دے حق په کیتگری فرست کبنے وو او زمونر تراوسه پورے خلق در بدر دی۔ جناب والا، خه د چه هزار کورونو اوسه پورے خیمے نشته۔ باقاعده پی سی او کرک خیمے Recommend کرے وے، دو سو خیمے منظورے وے د پی پی ایم ایے نه خو بهر کیف اوسه پورے خلقو ته خیمے نه دی ملاؤ او هغه خلق اوسه پورے محتاج دی، اوسه پورے د امداد محتاج دی او بیا چه کومو ته امداد ورغله دے، استغفر الله، استغفر الله، جناب والا، د گواهی د پاره اوخه چه دا عوام زمونر په باره کبنے خه خبرے کوی؟ جناب والا، چه په یوه صوبه کبنے د کرپشن داسے حال وی، ته خپله سوچ ورته کو، بیا به هغه خه کیری، په دیکبنے به بیا خوک وائی چه دا مونر چیلنج کوؤ چه "جس نے ثابت کر دیا تو، ہم استغفر" دے دیں گے؟" جناب والا، په دیکبنے خه شک دے، دا خورنرا ورغ غوندمے ده چه دا کومه خبره په دے سیلاب زدگان کبنے شوعے ده۔ عام چه کوم زمونر دا نقصان شوعے دے نوزہ ډیر په معذرت سره او ډیر په شکریه سره ریکویسٹ کوم چه مهربانی او کره، دا د مکمل بحث د پاره منظوره کړی او مونر ته د تفصیل اجازت را کره، د دے تحریک التواء د منظوری د پاره۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن، پلیز۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، ډیره ډیره مننه۔ محترم سپیکر صاحب، زمونر ختک صاحب، ملک قاسم صاحب چه کومه مسئله پورته کرے ده نو ډیره انتہائی اهم ده او دلته زمونر پوره صوبه بالکل په داسے یو تکلیف او عذاب کبنے مبتلا ده چه زما خیال دے د دے اندازہ دلته چه خوک ناست دی، هر یو ته پته ده او د خپلو عوامو سره او د خپلے حلقے د خلقو سره، تاسو خپله د هغه شکار یی، ستاسو حلقه یا د ارباب صاحب، نو مقصد زما دا دے جی چه چونکه دا شے دومره اهم دے چه په دے باندے به په دے هاؤس کبنے هر سرے خپل اظهار کول غواړی۔ هر چا ته معلومات شته چه هلته خنکه کار شوعے دے؟ چیف منسٹر صاحب په دیکبنے یو لیتر هم کرے دے چه Concerned ایم پی اے د په خپله حلقه کبنے په دے باندے کار هم او کړی، آیا د ایم پی ایز

هلته خه خیال ساتلے شوے دے چر ته؟ په هغه لیتر باندے یو ذره چر ته خه عمل هم شوے دے؟ نوزہ وایم چه تفصیلی خبرے دی، وخت نور هم دغه دے، ما ته به لبر تائم نور هم راکوئی، زما دوه درے پوانتیس دی۔ تاسو وئیل چه وخت به درکومه خو که زه درته دا ریکویست او کرمه چه چونکه د قاسم صاحب دغه چه دے، دا تحریک التواء ده یا دغه دے، کت موشن دے، که دا تاسو د مکمل بحث د پاره او کړی چونکه د بین الاقوامی دنیا هم ډیر خدشات دی، دلته زمونږ ضروریات هم دی، نو خه خو به اپوزیشن او گورنمنٹ د دے د اصلاح د پاره تجاویز هم ورکړی او که خه پکبنے بهر دنیا ته اپیل وی د دے خلقو د پاره نو هغه به هم او کړو خو زما به گزارش دا وی چه تاسو دا د مکمل بحث د پاره منظوره کړئ۔ چونکه ډیره اهم ده او په دے باندے به د هاؤس هر یو سرے خپل اظهار خیال او کړی او ډیره اهم خبره ده، د خلقو سترگے زمونږ او ستاسو طرف ته دی۔ تاسو به په دے تکلیف کبنے خپل ځائے ته نه شی تلے، مونږ خپل ځائے ته نه شو تلے، د چا سره مخامخ کیدے نه شو جی، نو زما به دا گزارش وی چه دا تاسو د بحث د پاره منظوره کړئ او ډیر تائم نه جی، په Priority باندے دا راولی د نورو څیزونو نه چه فوراً په باندے بحث شروع شی جی۔

جناب سپیکر: د گورنمنٹ 'ویو' پرے واخلو جی نو۔ آنریبل جناب بشیر بلور صاحب۔
جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، ملک صاحب هم خبره او کړه او درانی صاحب هم خبره او کړه۔ سپیکر صاحب، ستاسو علم کبنے دی چه Last سیشن کبنے په دے باندے پوره یوه ورځ تاسو ورکړے وه او په دے باندے د ټولو خلقو دوه ورځے بحث او شو او دوه ورځے پس چه دوی څومره خبرے کړے وے، د هغه یوے یوے خبرے جواب مونږه دلته په دے فلور آف دی هاؤس کړے وو۔ دوی دا وائی چه کرپشن شوے دے، دا زه فلور آف دی هاؤس وایم چه داسے هیڅ خبره نه ده، زمونږ بدقسمتی دا ده چه دا مونږ خپل ځان پخپله بدناموؤ۔ دا مونږ چه ډی سی او ته کومے پیسے لیولے دی، هغه ډی سی سره، پوره ریکارډ مونږ سره شته، چرته لگیدلی دی، هغه هم شته۔ دلته ډیروایم پی اے گانودا وئیلی دی چه مونږ پکبنے Involve نه یو، هر یوایم پی اے پکبنے Involve وو۔ دا درانی صاحب او فرمائیل چه ډی

سی او چہ دیے، ہغہ وائی، دا ہر خہ زہ پخپلہ، ہغہ تہ حوالہ دی، لیکلی مو
ورکری دی چہ ہغہ بہ د لوکل ایم پی اے سرہ خاما Understanding ساتی، د
ہغے نہ پس بہ کار کیری۔ تاسو تہ بہ یاد وی چہ دلته پہ فلور آف دی ہاؤس چا
اووئیل نو ما بیا پی سی او نہ خط اوغوہنتو، ہم ہغہ وخت ہغہ اووئیل چہ نہ د
دوئی فلانکی فلانکی سہری تہ مونبر دا سامان ورکریے وو۔ مونبر خود یو یو خبرے
جواب دلته، درانی صاحب عمرے لہ تلے وو، زما خیال دے دوئی نہ وو، نو پہ
دے وجہ دوئی تہ پتہ نشتہ چہ مونبر دے باندے سیر حاصل بحث کریے دے او پہ
دے باندے حکومت خپل مؤقف پورہ پیش کریے وو۔ پہ ہغے کنبے داسے خبرہ
پاتے نہ وہ، نو دا دہ کہ دوئی داسے وائی نو مونبر تہ اعتراض بیا ہم نشتہ۔ کہ
تاسو دا ایڈجرنمنٹ موشن Accept کوئی، بالکل مونبر تہ اعتراض نشتہ۔
(تالیاں) پہ دے بہ خبرے بیا ہم اوکرو، بیا بہ ہم اوکرو او انشاء اللہ حکومت
تہ اعتراض نشتہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment
motion moved by the honourable Member may be admitted for
detail discussion? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'.

جناب سپیکر: ملک صاحب! بلا تیز 'Yes' دا اوکرو۔

(تہقے)

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is
admitted for detailed discussion.

بس دا نور خو پاتے شو۔

غیر رسمی کارروائی

اسمبلی اجلاس کے دوران ٹریفک میں خلل

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آزیبل، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں نے آج سے کوئی آٹھ دس روز پہلے بھی کہا تھا، ٹریفک کے حوالے سے میں نے بات کی تھی کہ اسمبلی کے سیشن کے دوران لوگوں کو جو مشکلات ہوتی ہیں، صبح شام ہم لوگوں سے جو باتیں سنتے ہیں اور جس طریقے سے لوگوں کا Reaction ہے تو میں نے ایک پروپوزل بھیجی ہے آپ کی طرف، اگر آپ اس پر عملدرآمد کروادیں۔ یہ جو میں نے Dotted لائن رکھے ہیں، اگر اس پر آپ بڑے Curve Stone رکھوادیں اور اس ایک سائڈ پر سنگل ٹریفک یہاں سے چلتی رہے تو ہمارے سیکورٹی کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے اور ٹریفک کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے، تو یہ مہربانی کریں کیونکہ اس دن جماعت اسلامی نے بھی جلوس نکالا تھا، وہ تو جلوس نکال کے چلے گئے اور جو میوزک ہے تو وہ پھر ہم سنتے ہیں۔ اسمبلی کا جس دن بھی اجلاس ہوتا ہے اور لوگ جو کچھ بھی کہتے ہیں تو وہ ہم سنتے ہیں۔ یہ مہربانی کریں کہ یا تو، کسی نے کیا، موت کا ایک دن مقرر ہے اور جس دن آنے لگی تو آجائے گی، تو اس طریقے سے اگر کسی نے بچنا ہے تو اس کا کوئی علاج کریں۔ جناب سپیکر، ہمارے ارد گرد کافی حد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے، شہر کا یہ کافی مسئلہ ہے، مجھے خود بھی احساس ہے۔ آج تھوڑا تھوڑا Legislation کرنے کے بعد اس مسئلے پہ آتے ہیں جی۔

محترمہ گلہت یا سمن اور کزئی: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ کینٹ کا ایریا سارے لوگوں کیلئے ایک 'نو گو ایریا' بن چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وہ ٹھیک ہے کہ سیکورٹی کی وجہ سے ہے، ہماری حفاظت کیلئے ہے، ہمارے شہر اور اس صوبہ کی حفاظت کیلئے ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، جہاں کہیں سے بھی ہم لوگ گزرتے ہیں، Even اپنا کارڈ دکھانے یا اپنی شناخت کرانے کے باوجود ہمیں کینٹ ایریا میں یہ کہا جاتا ہے جی کہ اپنی گاڑی پہ سٹیکر لگائیں اور جب سٹیکر کیلئے ہم لوگ کینٹ منمنٹ والوں کو Apply کرتے ہیں یا جو بھی وہاں پہ ذمہ دار افسران ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کا گھر کینٹ میں ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ ان کو ایک رولنگ کے ذریعے کہہ دیں کہ جو لوگ شہر میں رہتے ہیں، اگر ان کو ایک ایک گھر صدر میں دے دیں، کینٹ کے ایریا میں تو پھر تو ان کی گاڑیوں کو سٹیکر مل جائیں گے کیونکہ بغیر سٹیکر کے تو وہ ہمیں کسی بھی، Even اپنا تعارف کروانے کے باوجود بھی وہ ہمیں نہیں چھوڑتے۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی حل نکالتے ہیں جی۔ آپ کے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ ہے کہ پوری ایک لائن لگ جاتی ہے تو یہ دہشتگردوں کیلئے ایک آسان ٹارگٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ معزز اراکین کیلئے کوئی حل نکالتے ہیں جی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

بنوں میڈیکل کالج کی رجسٹریشن اور خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس میں ڈاکٹروں کی کمی کا پورا کیا جانا

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مننہ۔ زمونبرہ جی یو دوہ داسے ایشوز دی چہ ہغے کبنے سبا گورنمنٹ تہ ہم ڈیر زیات تکلیف راروان دے، د ہغے نہ لویہ پریشانی جو پریری او ہغہ فریاد تاسو تہ ہم در رسیدلے دے جی۔ ما لہ د بنوں میڈیکل کالج والا ستوڈنٹس راغلی وو چہ ہغہ ستاسو کور تہ ہم درغلی دی، ستاسو آفس تہ ہم راغلی دی او تاسو ورلہ لوئے Respect ور کرے وو، لوئے عزت ہم ور کرے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ ہیلتھ منسٹر صاحب خہ شو جی، ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جی۔

جناب سپیکر: بنہ، تاسو کبینٹی جی، بس ما وئیل چہ چرتہ لار نہ شی، دا خبرہ تاسو سرہ Related دہ۔

قائد حزب اختلاف: نو دا چونکہ میڈیکل کالج دے جی او ہلتہ ہغہ ہلکان اوس فور تہ ایتر تہ رسیدلی دی او بس اخر کبنے بہ ہغہ اوس رسی ہاؤس جاب د پارہ او د ہغہ کالج Affiliation، رجسٹریشن نہ دے شوے نو پہ دے سلسلہ کبنے بیا ما ظاہر علی شاہ صاحب تہ ریکویسٹ او کرو چہ دا یوہ داسے مسئلہ دہ چہ پہ ورومبی خل زمونبرہ پہ بنوں کبنے خو زنانہ جی تاسو تہ پتہ دہ چہ ہغہ خنگہ را اوخی؟ پہ بازار کبنے تاسو او گرخی نو چرتہ زنانہ بہ پہ نظر در تہ رانہ شی، دا د پبنتنو پہ تاریخ کبنے ورومبے خل وو چہ زنانہ بچی او دا میڈیکل کالج والا پہ روڈ باندے پہ ہر تال باندے ناستے دی او دا ہر تال جی، دا چھتیانے پکبنے راغللے، اوس ہم جاری دے او بیا ما تہ راغلل، تاسو تہ راغلل او بیا ما د ظاہر

علی شاہ صاحب او چیف منسٹر صاحب سرہ میتنگ او کرو۔ زمونر منسٹر صاحب شیراعظم خان ہم پہ ہغہ میتنگ کنبے ناست وو، عدنان ہم ناست وو نو د ہغے یو Solution ہم راغے۔ پہ ہغے کنبے مونرہ Proposals ورکرل او چیف منسٹر صاحب ہغہ ٲول او منل خواوسہ پورے جی چہ کوم Decision شوے دے، زمونر ٲول ایم پی ایز، شیراعظم خان پکنبے ناست، عدنان ناست، زہ پکنبے ناست او پہ یو باندے ذرہ عمل نہ دے شوے۔ مونرہ لیکل ورکری وو چہ چونکہ د ہغوی یو دا مطالبہ ہم وہ چہ 'خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس' کنبے د ٲاکٹرانو ٲیرہ کمی وہ نو دوئی وئیلی وو چہ ہغے تہ بہ مونر ٲاکٹران ٲرانسفر کرو او چہ ٲاکٹران ئے ٲرانسفر کرل نو ما، شیراعظم خان او ٲولو ایم پی ایز Written ورکرل چہ مونرہ بہ چرتہ تاسو تہ د Cancellation د پارہ نہ راخو۔ پہ ہغے کنبے جی پینخلس ٲاکٹران بدل شوی دی، یو ٲاکٹر پکنبے تر او سہ پورے ہلتہ حاضری نہ دہ کرے او ہغہ ٲول آرٲرونہ بیا کینسل شوی دی۔ اوس جی دوئی ورکری وو چہ چونکہ دا Backward area دہ نو د دے د پارہ چہ خوک ٲروفیشنلز راخی نو ہغوی تہ بہ مونر Incentives ورکوؤ، پہ دے باندے ہم فیصلہ اوشولہ جی چہ خومرہ بہ ورکوؤ او بیا چہ کلہ ہغہ اخبار تہ ورکرے شول نو زمونر ہیلتہ سیکرٲری صاحب اوس خو لاٲو، کیٲٲن منیر صاحب ٲیر بنہ غوندے سرے راغلی دے، زمونر د ہغوی نہ ٲیر توقعات دی چہ خدائے بہ دا ہیلتہ والا کار د دہ ٲہ راتلو باندے درست کری، نو پہ ہغے کنبے نوٲیفیکیشن اخبار کنبے ہم نہ دے راغلی چہ ہغہ خنگہ Incentives دی؟ خوک بیا راتل ہم نہ چہ Incentives نہ وی، نو پہ دے بنیاد باندے اوس بیا ہغہ ہلکان پہ ہرتال دی او د شرم خبرہ دا دہ چہ زمونر د اسمبلی نہ ہغہ مایوسہ شو او ہغوی ہغہ بلہ ورخ لاٲل قومی اسمبلی کنبے ہلتہ پہ ہرتال باندے ٲراتہ دی او بیا ہلتہ چونکہ د بنوں نہ زمونرہ ایم این اے، مولانا فضل الرحمان صاحب دے نو چا ورتہ وئیلی دی چہ د بنوں سٲوٲنتیان راغلی دی او بھر پہ ہرتال باندے دی، جلوس ئے راوستے دے او زنانہ ہم دی، بیا ہغہ ہم ورسرہ وتے دے، نو ہغہ وئیل چہ ما اوس بیا چیف منسٹر صاحب تہ د ہلتہ نہ ٲیلیفون او کرو چہ د خدائے د پارہ د دے ہلکانو دا مسئلہ تاسو حل کرئی۔ نو منسٹر صاحب، پہ دیکنبے شک نشتہ دے چہ

پہ مونبرہ باندے خو گران ہم دے او ما دلته د دہ صفت ہم پہ بچت سپیچ کبے
 کرے وو او زہ اوس ہم پہ ہغے باندے قائم یم خو داسے دہ جی چہ ہیلته
 دیپارٹمنٹ بالکل کار پریبنودے دے، د ہغے وجہ خہ دہ جی؟ مونبرہ خودا لیدلی
 دی چہ ظاہر شاہ خان ما تہ یو، Already ڈاکترہ وہ، ہغہ بدلہ شوعے وہ د Settled
 نہ فاپتا تہ او د فاپتا نہ راغلی وہ، دوہ خلہ دہ ما تہ آرڈر او کرو، نن مے بیا ورتہ
 ریکویسٹ کرے وو خو سیکرٹری چہ کوم وو نو ہغہ د دہ آرڈر نہ منلو او زما پی
 ایس ورتہ لا پرو نو ہغہ تہ بہ ئے انکار کولو۔ دا کوم ہلیتہ سیکرٹری چہ وو، ہغہ
 خومرہ زور آور سرے وو، سہیل الطاف صاحب، چیف منسٹر آرڈر ز کوی او د
 ہغوی کلیئر آرڈر ز دی او سیکرٹری ئے نہ Obey کوی، نو زما مقصد دا دے چہ
 اوس زمونبرہ، ما خکہ دا خبرہ پہ دے ایوان کبے راورہ چہ زہ پرون بنوں تہ تلے
 ووم او ہلتہ تولو قومونو فیصلہ او کرہ چہ مونبرہ بہ را اوخوا او د ستوڈنٹس سرہ بہ
 مونبرہ روڈ ہم بندوؤ، مونبرہ بہ سٹرائیک ہم کوؤ او چہ خو پورے زمونبرہ دا مطالبے
 منلے شوعے نہ وی نو تر ہغہ وخت پورے بہ مونبرہ پہ دے اندس ہائی وے باندے او
 چہ خومرہ روڈ دے پہ دے باندے، مونبرہ خہ کولے شو خو مونبرہ بہ ہلتہ پراتہ یو، د
 حکومت خوبنہ دہ، کہ گولئی را باندے چلوی۔ نو دا خو جی د چیف منسٹر صاحب
 Decision دے، د ہغے توپل Minutes ما سرہ دی، دا ہلیتہ منسٹر صاحب
 پکبے موجود وو، چیف منسٹر صاحب موجود وو، سیکرٹری ہیلته پکبے
 موجود وو، دی جی ہلیتہ پکبے موجود وو او د ہغے نہ بعد زمونبرہ بچی مایوسہ
 کیڑی او اسلام آباد پورے ہلتہ پہ ہر تال باندے خی؟ نو ستاسو چیئر تہ بہ زما دا
 درخواست وی، د ظاہر علی شاہ صاحب پہ ایماندارئ باندے مونبرہ مخکبے ہم
 خبرے کرے دی خو چونکہ دیپارٹمنٹ پہ ہغے باندے، اوس دلته چہ دا کومے
 خبرے اوشوعے، زما پہ زہ کبے ہم چہ کومے خبرے وے خود دوئی ہغہ عزت پہ
 مونبرہ باندے داسے گران دے چہ کلہ کلہ پاخوا او خبرہ کوؤ نو دا خپل ہر خہ مونبرہ
 د ہغے د وجہ نہ ہم لہشا تہ کرو خود دے دیپارٹمنٹ اصلاح پکار دہ جی۔ کہ
 اونہ شی او اوس پہ دے حالیہ سیلاب کبے ہم چہ کوم تکلیفات وو، بیماران پہ
 ہسپتالونو کبے وو، نوزہ بہ دا گزارش کوم چہ ما تہ داسے جواب ملاؤ نہ شی،
 عملی خبرہ د وی چہ منسٹر صاحب پاخی او چہ کوم د ہغہ پندرہ ڈاکترانو

آرڊرو نه شوي دي نو دا د چا پريشر وو؟ دا شوڪ راغلي وو چه د بنون ٽول منتخب اراڪين دا درخواست نه کوي چه دا ڪينسل ڪري او په ڊيپارٽمنٽ باندو د چا بوجه وو چه دا ڊاڪٽران نه ڄي هلته او هسپتال جي نه شروع ڪيري؟ نو زما به دا درخواست وي ظاهر علي شاه ته چه په دے باندے دلته مونڙ سره داسے يو Commitment غوندے او ڪري چه هغه Honour هم شي۔ زمونڙ د دة نه دا اميد هم دے، زمونڙ د دة نه هم دغه اميد دے چه دے به په سختي سره د دے معلومات کوي چه دا پينڄلس ڊاڪٽران چه بنون ميڊيڪل ڪمپليڪس خليفه گل نواز ته ٽرانسفر شو، د دے Cancellation د چا په آرڊر شوے دے او لڙ د مونڙ ته دا وضاحت هم او ڪري چه دا آرڊر آيا د دوئ په وينا ڪينسل شوي دي، د چيف منسٽر صاحب په وينا ڪينسل شوي دي او ڪه نه هيلٽھ سيڪريٽري صاحب پخپله ڄومره طاقتور دے، هغه پخپله ڄومره زور آور دے چه هغه نه چيف منسٽر مني او هغه نه هيلٽھ منسٽر مني؟ نو زه به غوارمه چه لڙ په دے باندے مونڙ دوئ ته مجبور نه شو۔ دا مے ايمان دے چه چرته هم خلق را اوڄي، مونڙ د دے ڄائے نه ٽيليفون ورته ڪوؤ، هغوي ته ريكويست ڪوؤ چه مونڙ دلته خبره را وره ڄو چه ڪله خبره اسلام آباد ته لاره شي د دے ڄائے نه نو نور زمونڙ سره دلته داسے ڄه نشته، دا زمونڙه مجبوري ده۔ دوه مياشته شوے دي، ارشد عبداللہ صاحب ته ما ريكويست هم او ڪرو، دوئ راغلي وو، بشير خان هم وو، زمونڙ د اپوزيشن واک آؤٽ وو، زمونڙ بل شه دے جي د هائيڪورٽ سرڪٽ بئج، د هغه جي ٽولے قانوني تقاضے پوره دي او په هغه ڪبنے نوٽيفڪيشن زما په وخت ڪبنے شوے وو، گورنر صاحب ڪرے وو چه ڪله د ججانو اضافو اوشي نو په سوات او بنون ڪبنے به د هائيڪورٽ سرڪٽ بئج شروع ڪيري، د ججانو اضافو اوشو جي او پينڄه ججان مونڙ ته زيات ملاؤ شول، زمونڙ د څلورو ڊيمانڊ وو۔ د مرڪزي حڪومت او د پريڊيڊنٽ صاحب زه شڪريه ادا ڪومه چه هغوي مونڙ ته پينڄه راکرل، څلور زمونڙ ڊيمانڊ وو۔ اوس د دے نه بعد زمونڙ د بار پريڊيڊنٽ لارو افتحار چوهدری ته، دلته راغے چيف ته، صرف داصوبائي گورنمنٽ د دومره او ڪري چه هلته ورته د عدالت د پاره ڄائے ور ڪري او يو نوٽيفڪيشن او ڪري چه ڄومره دا پوسٽونه دي د سرڪٽ بئج د پاره، نو دوه داسے ايشوز دي چه هلته

وربانڈے زمونبر د لاء اینڈ آرڈر مسئلہ خرابیدے ہم شی او ورسره درست
کیدے ہم شی۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for health please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جی۔ جناب سپیکر، درانی صاحب نے جو کہا، میں ان کی عزت بھی کرتا ہوں اور ان کی بات کافی حد تک ٹھیک بھی ہے لیکن انہوں نے کہا کہ سیکرٹری اس کا زور آور ہے جو کسی کی بات نہیں مانتا، تو کم از کم میں اس بات کو Negate کرونگا کہ اگر کوئی بھی منسٹر ہے اور اس کا سیکرٹری اس کی بات نہیں مانتا تو پھر اس منسٹر کو خود Resign کر دینا چاہیے بجائے اس کے کہ وہ سیکرٹری وہاں پہ رہے۔ (تالیاں) دوسری بات جو ہے کہ ڈاکٹرز کی پرابلم، جیسا کہ تھوڑی دیر پہلے بھی ایک سوال کے حوالے سے میں نے آپ کو بات کہی کہ عبدالاکبر خان نے جو کمیٹی بنائی ہے، آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے تو انہوں نے اپنی Recommendations کو فائل کیا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب نئے سیکرٹری ہیلتھ نے چارج لیا، اس وقت وہ ایوان میں، گیلری میں موجود بھی ہیں تو میں نے ان کو تین ٹاسک اس حوالے سے دیئے اور اس میں Top priority کا ٹاسک جو تھا، میں نے کہا کہ ہمارے بنوں میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹس فور تھ ایئر میں پہنچ چکے ہیں اور ایک سال ان کا اور رہتا ہے اور ابھی تک ہمارا یہ کالج Recognize نہیں ہوا، پی ایم ڈی سی نے اس کو Recognize نہیں کیا، تو میں نے کہا کہ آپ کی سب سے Top priority بنوں میڈیکل کالج ہے چونکہ اس میں کئی بچوں کا مستقبل اس کے اندر شامل ہے اور اگر ان کا یہ انسٹی ٹیوشن Recognize نہ ہو تو پھر وہ یہ ڈگری لیکر کہاں پھرتے پھریں گے، وہ تو Recognized degree نہیں ہوگی؟ تو میں نے ان کے ذمے یہ سب سے اہم کام ڈالا ہے، اسلئے کہ اس میں ہمارے جو بچے اور بچیاں ہیں تو ان کا مستقبل اس کے اندر شامل ہے۔ بات اس کی تھی کہ اس کیلئے، یہ درانی صاحب بھی موجود ہیں، ہم نے Remote area میں یا For that matter بنوں میں کوئی سپیشلسٹ یا ہم نے جو فیکلٹی Develop کرنی ہے تو ہر انسٹی ٹیوشن کے اندر ہر ایک سپیشلسٹ میں اس کی ایک فیکلٹی ہوتی ہے اور اس کے اندر Concerned ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز یا پروفیسرز لیول کے بندے وہاں پہ تعینات کئے جاتے ہیں، تو وہاں پہ As such اس میں لوگ جانے کیلئے تیار نہیں، اس کیلئے ہم نے ایک سبیشل پالیسی بنائی ہے کہ ہم ان کو Incentives دیں گے اور ان Incentives کیلئے ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو Approach کیا، فنانس کو ہم نے Involve کیا اور ان سے وہ Incentives approve کرائے۔ جبکہ اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایک، ہم نے کہا تھا

کہ، For the all time to come انہوں نے کہا کہ It's one time affair تو ہم نے اس کو پھر فنانس کو ریفر کیا ہوا ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ Commitment کچھ اور کی تھی اور آج کچھ اور بات کر رہے ہیں، تو یہ One time incentives نہیں ہے، یہ For all time to come، جب تک یہ کالج کی Requirements ہیں تو وہ سب چلتا رہے گا اور ایسی مثالیں ایک دو جگہ پہلے سے تھی، پہلے سے موجود ہیں تو ڈاکٹرز کی ٹرانسفر ہوئی ہیں اور میں درانی صاحب سے فلور آف دی ہاؤس Commitment کرتا ہوں کہ جتنے بھی ڈاکٹرز واپس آئے تھے، چھ، آٹھ یا دس جو بھی ہیں۔۔۔۔۔

ایک معزز رکن: پندرہ۔

وزیر صحت: Fifteen، تو انشاء اللہ Within this week یہ ڈاکٹرز جتنے بھی ہیں تو یہ واپس جائیں گے اور وہاں پہ رپورٹ کریں گے۔ اگر رپورٹ نہیں کریں گے، میرا خیال ہے کہ غالباً ہم نے وہاں پہ انیس ڈاکٹروں کی ٹرانسفر کی تھی تو اس میں انہوں نے کہا کہ چاروں نے ابھی رپورٹ نہیں کیا اور اگر انہوں نے رپورٹ نہیں کیا تو ہمارے پاس پھر صرف ایک ہی آفر رہ جاتی ہے کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کریں اور ان کو نوکری سے ڈسمس کریں تو اس حد تک بھی ہم جائیں گے لیکن ان کی جو Requirements ہیں اور یہ حقیقت ہے، یہ ان کی بات نہیں ہے، نہ یہ کسی کی ذات کی بات ہے بلکہ وہاں پر اس نزدیک علاقوں کے بچے پڑھ رہے ہیں اور فوراً تھ ایئر تک پہنچ چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بھی ایک چیلنج کی بات ہے اور انشاء اللہ میں فلور آف دی ہاؤس ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میری Top priority ہے اور اس کو Top priority پر رکھتے ہوئے جتنا جلدی اور جو بھی ان حالات میں ممکن ہو انشاء اللہ میں کرونگا، یہ میری Commitment ہے آپ کے ساتھ۔ ایک بات آپ نے کہی کہ ڈاکٹرز کا یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا جو رول تھا During floods، تو یہ پہلی دفعہ میں فلور آف دی ہاؤس سن رہا ہوں کہ Flood may affect Health department، میری اپنی رپورٹس اور میرا اپنا خیال ہے کیونکہ میں خود ہی فلڈ میں پھرتا رہا ہوں اور یہاں پر میرے معزز اراکین جو بیٹھے ہیں، اس بات کی گواہی بھی دیں گے کہ شاید کسی جگہ پر خوراک ایک دن کے بعد پہنچی ہو، دو دن کے بعد پہنچی ہو، تین دن کے بعد پہنچی ہو لیکن ہیلتھ کورٹج، ہیلتھ کورڈے ون سے موجود تھا، ڈاکٹرز موجود تھے، پیرامیڈیکس موجود تھے، چاہے وہ ہاسپٹلز تھے، فیلڈ ہاسپٹلز تھے، موبائل ہاسپٹلز تھے تو انہوں نے کام کیا ہے اور میں جہاں بھی پھر اہوں، یہ میں کم از کم اپنے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کرونگا کہ انہوں نے فلڈ کے دوران جو کارکردگی دکھائی

ہے، میں اس سے مطمئن ہوں۔ ایک آدھ ہو سکتا ہے یا کوئی ایک دو پرسنٹ Complaints ہوں لیکن 98%، 99% انہوں نے Deliver کیا ہے اور آج بھی وہ Deliver کر رہے ہیں۔ ادویات کے حوالے سے یہ کہ کسی بھی ہاسپٹل میں فلڈ کے دوران ادویات کی کوئی کمی نہیں تھی، فلڈ کے بعد جو تکلیفات آتی ہیں، ان کے حوالے سے جتنی بھی میڈیسنز تھیں، وہ Available تھیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ یہ ہفتہ کب سے بہ انشاء اللہ دا خلق، داستوڈنٹس مونر لہ ہم دلتہ راغلی وو کنہ جی، نو کوشش او کړی چہ دا بچی بیا نور Suffer نہ شی۔

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ دا درانی صاحب خو یو ډیر محترم دے، ډیر مشر دے د عمر پہ لحاظ او د عہدے پہ لحاظ، د اپوزیشن لیڈر ہم دے او د دے نہ مخکبے پینخہ کالہ لہ خیرہ چیف منسٹر صاحب ہم پاتے شومے دے نو د هغوی Regard، د هغوی د خپلے علاقے د پارہ کوشش، د بنوں ډویشن د پارہ د یو ډویشن بنچ یا د سرکت بنچ د پارہ دوی ډیر کوششونہ کړی دی او ما د دے نہ مخکبے سحر، وختی چہ مونر راغلو مازیگر، نو هغه وخت کبے دوی ما سرہ دا ذکر او کړو نو ما Already خپل سیکرٹری صاحب تہ دا ہدایات جاری کړل چہ ہائیکورٹ سرہ مونرہ Immediately رابطہ او کړو او دیکبے چہ خہ پراگرس د کوم خائے پورے شومے دے نو د هغه خائے نہ Onwards چہ دیکبے خہ Possible وی، انشاء اللہ هغه بہ مونرہ کوؤ، کہ هغے کبے د ہائیکورٹ اجازت وی او پراونشل گورنمنٹ بالکل دا غواړی چہ خومرہ زیات نہ زیات کورٹس مونر Establish کړو او زیات نہ زیات Appellate Forums مونر Establish کړو نو دا بہ د عام خلقو د پارہ ډیرہ آسانی پیدا کوی او د Litigants د پارہ بیا خصوصاً پہ دیکبے ستاسو ډیر لوائے Efforts دی، مونرہ هغه Acknowledge کوؤ او انشاء اللہ زمونر بہ دا کوشش وی چہ دا مونرہ Supplement کړو او دغلته خدائے پاک پہ بنوں کبے یو بل ډویشن بنچ کھلاؤ کړی۔ بالکل جی مونرہ

هاؤس کبے تاسو ته دا Assurance درکوؤ چہ خپل مکمل کوشش به کوؤ۔
مہربانی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: زہ شکر یہ ادا کومہ او تاسو پہ خلوص سرہ مونہر ته وخت ہم راکرو او تاسو پکبے ہدایات ہم ورکول، ستاسو ہم ڊیرہ مننہ۔ زہ د ظاہر شاہ صاحب ہم شکر یہ ادا کوم، د ارشد عبداللہ صاحب ہم شکر یہ ادا کوم او دوئ چہ خنگہ دلته خبرہ او کرہ نو زما امید ہم دے چہ انشاء اللہ پہ دے انداز باندے بہ پرے کار ہم اوشی۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Thank you ji.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان میں منور خان ایڈوکیٹ، مسماہ نور سحر صاحبہ اور سید مرید کاظم شاہ صاحب، وزیر مال و املاک نے 27 و 28 ستمبر 2010 کیلئے، جناب ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب نے 27 تا 29 ستمبر 2010 جبکہ قیصر ولی خان نے آج یعنی 27 ستمبر 2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave applied for may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

یہ ابھی تھوڑا سا آپ سے ایک رائے یعنی ہے، Legislation بھی کافی ہے، یہ 'Call Attention Notices' اور وہ بھی کافی ہیں تو کیا خیال ہے پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ آج یہ جو Legislation ہم کر رہے ہیں، یہ اتنی زیادہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جو امنڈ منٹس آئی ہیں، وہ کافی زیادہ ہیں۔ امنڈ منٹس ہیں اور ہر Mover چاہے گا کہ اپنی امنڈ منٹس پر دو تین چار منٹ بولے اور اس طرح گورنمنٹ کی سائڈ سے بھی ان کو جواب ملے گا تو میرے خیال میں یہ تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: بالکل جی اگر آپ کال اینشن نوٹسز ابھی لے لیں اور یہ جو رپورٹ Lay کرنی ہے تو یہ Lay کر لیں اور یہ Legislation کل کیلئے آپ رکھ دیں اور اس کو مطلب ہے کوئی Specific ٹائم دے دیں تاکہ اسی ٹائم پر، اگر آپ کو ٹیچرز اور کو ڈیفنڈ کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اور بزنس ڈیفنڈ کرنا چاہتے ہیں تو اسی کو لے لیں کیونکہ آج تو بڑا مشکل ہے جی بہت زیادہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آرمیل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میری گزارش تو یہ ہوگی کہ اگر اس کو کل کیلئے ڈیفنڈ کرنا ہے اور اگر کل پھر دوبارہ کو ٹیچرز اور ہوگا، پھر دوبارہ کال اینشن نوٹسز، یہ طریقہ کار اگر چلے گا تو پھر تو کل بھی یہ مشکل ہے یا تو کل کیلئے Straightaway اس کو رکھ دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، کل کیلئے بھی تین بلز اور بھی ہیں، For tomorrow۔۔۔۔۔

وزیر قانون: تو پھر تو جی اس Legislation کو Priority دیں کیونکہ میرے خیال سے This is our prime responsibility اور اس کو ہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو کیا خیال ہے کہ کل فل ڈے Legislation کو دے دیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب خان، تاسو خہ وایٹی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، کال اینشن ڈیر Important دغہ وی نو زما ریکویسٹ دا دے چہ خومرہ Legislation کیدے شی، ہغہ بہ ہم او کپرو جی او کال اینشن بہ اوچت کرو، ٹائم تہ بہ او گورو کہ نہ وی نو بیا بہ ئے سبا د پارہ پریردو۔ سر، زما خودا ریکویسٹ دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: کال اینشن نوٹسز واخلی او بیا بہ او گورو کہ فرض کپرو ٹائم وو او دا لیجسلیشن پکبنے کیدے شی خو تھیک دہ، کہ نہ وی نو رپورٹ بہ پیش کپری او باقی بہ سبا تہ او کپرو جی۔

جناب سپیکر: او۔ کے، پھر کل ٹوٹل لیجسلیشن ہوگی پھر اور وہ نہیں ہوگی۔ تین بلز کل کیلئے ہیں اور آج بھی یہ چار ہیں، پانچ ہیں، یہ کتنے ہیں؟ یہ بھی بینڈنگ ہو جائیں گے تو پھر تو کل کوئی اور چیز نہیں ہوگی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Naseer Muhammad Khan Maidakhel Sahib, to please move his Call Attention Notice No. 376 in the House.

جناب نصیر محمد میداخیل: "جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ۔۔۔۔۔"

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔

جناب نصیر محمد میداخیل: "ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ضلع کچی مروت حلقہ پی۔ ایف 75 کے موضع بہرام خیل میں یونین کونسل کی بلڈنگ بنانے کیلئے وکیل نامی ایک شخص نے محکمہ بلدیات کے نام پر دو کنال اراضی کا انتقال کیا ہے مگر جس خسرہ نمبر میں انتقال ہوا ہے، اس خسرہ نمبر میں وکیل کے نام پر مطلوبہ اراضی نہیں ہے، چنانچہ محکمہ مال کے اہلکاروں کی ملی بھگت سے زبردست گھپلا ہوا ہے، لہذا ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر، کہ اجازت وی نو زہ بہ ئے لڑ غوندے بیک گراؤند تاسو تہ د دے مسئلے او بنایم جی۔ د جناب زکوری صاحب د وفات نہ پس چہ کوم سکیمونہ ما تہ پاتے شوی وو نو پہ ہغے کبنے پہ پی ایف 75 کبنے د یو یونین کونسل د عمارت تعمیر ہم وو چہ ہغہ زکوری صاحب بہرام خیل موضع تہ ور کرے وو خو چونکہ ہغہ وفات شو او زہ چہ کلہ ایم پی اے جوہر شوم نو ما د ہغے کلی د خلقو پہ مشورے سرہ د ہغہ یونین کونسل دفتر پہ ہغہ خائے پرینود و او پہ مشورے مے یو خائے ور تہ خوین کرو چہ د ہغے د پارہ کلی والو میر شاہ جہان نامی یو سہری تہ دا شے ورحوالہ کرو چہ بھئی تہ بہ زمکہ دے بلدیات تہ ور کوے چہ دا بلڈنگ پہ دے خائے جوہر شی۔ جناب سپیکر، چہ کلہ ما د کلی والو سرہ دا خبرہ کولہ نو وکیل چہ د کوم ما ذکر کرے دے، دہ د خیل طرف نہ یو انتقال درج کرو چہ ہغہ لہ چا د حکومت لہ طرف نہ اجازت نہ وو ور کرے او چہ کلہ زما والا انتقال دے سہری ورورلو نو ہغہ انتقال چہ وکیل پہ خیلہ درج کرے وو، ہغہ ئے کینسل کرو او ما لیٹر سی این ڈبلیو ایکسیٹن تہ او ہلتہ متعلقہ چہ کوم تہی ایم اے دے، ہغہ تہ اولیکل او د ہغوی د وارو پہ اجازت دا لیٹر ورغلو د میر شاہ جہان پہ نوم باندے او پہ ہغے باندے صاحبہ، دا انتقال نہ وو شوے، تیندر ورباندے اوشولو او د تیندر نہ پس ہلتہ یو تھیکیدار دا کار

واغستو۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دے دوران کبے زمونر سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب ناست دے، دوئ د چا پہ وینا باندے، د چا پہ درخواست باندے خپل یو لیٹر اولیکلو او دا سائٹ ئے دے وکیل تہ ورکرو اوچہ کلہ ئے وکیل تہ ورکرو، ہغہ تیندر چہ کوم شوے وو جی چہ تیندر چا تھیکیدار اغستے وو نو ہغہ دے میر شاہ جہان تہ Power of attorney for construction of the building ورکړلہ خو پہ دے کار کبے چونکہ منسٹر صاحب لیکل کړی وو نو پی سی او صاحب بیا تحصیلدار او دا پتواری ئے را اوغوبنتل چہ پہ ہر قیمت وی خودا زمکہ ورتہ بیا انتقال کړی نو چہ کوم انتقال خارج شوے وو جی، ہغہ انتقال ئے بیا Renew کرو For the third time، یو خل جور شو، بیا کینسل شو، بیا ورغلل ہغہ انتقال ئے او کړو۔ جناب سپیکر صاحب، چہ کلہ کار ورباندے شروع کړو، نو دے تھیکیدار کار شروع کړو چہ چا تہ Power of attorney ملاؤ شوے وہ او بدقسمتی سرہ چونکہ زمونر د حکومت ہلتہ ذمہ وار کسان ایس پی او یا دا ایکسین پکبے ملوٹ شول نو ہغہ د وکیل سرہ ملاؤ شول او د وکیل کار باندے ئے ہم اولیکل، دوہ خائے کار شروع شو جی۔ دے دوران کبے جی ما جناب سینیئر منسٹر صاحب تہ ریکوسٹ او کړو او ہغہ ورباندے انکوائری مقرر کړہ۔ انکوائری رپورٹ لا پورہ نہ دے راغلے خو چہ کلہ مونرہ ہغہ کاغذات او کتل نو ہلتہ دے کسانو یا دے نورو متعلقہ کسانو او کتل نو د دغہ ہلک چہ دا کوم خائے بلڈنگ جور پیری لگیا دے، ہغہ خائے خسرہ نمبر کبے د دہ دومرہ زمکہ نشتہ دے چہ دا کوم انتقال شوے دے۔ اوس جناب سپیکر، پہ دے مسئلہ باندے دا دہ چہ دیکبے درے دیپارٹمنٹس Involve دی، لوکل گورنمنٹ ہم پکبے Involve دے جناب سپیکر، سی اینڈ ڈبلیو دیپارٹمنٹ ہم Involve دے او ورسرہ ریونیو دیپارٹمنٹ ہم Involve دے۔ نمبر چار باندے دا تھیکیدار چہ چا تیندر اغستے وو، دہ دوہ Power of attorney ورکړی دی، یو Power of attorney ئے میر شاہ جہان تہ ورکړے دہ او بلہ Power of attorney ئے وکیل تہ ورکړے دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا انکوائری چہ پکبے شروع وہ، د دے سومرہ ورخے اوشولے؟

جناب نصیر محمد میداخیل: د دے تقریباً د دوہ میاشتو نہ خوبہ ئے کافی وخت شوے وی اولاتراوسہ پورے خہ زلّت نہ دے وتلے جی۔

جناب سپیکر: نوپہ دوہ میاشتو کنبے، نو دوہ میاشتو کنبے د دوہ کنالوانکوائری نہ کیری؟

جناب نصیر محمد میداخیل: دا انکوائری لا پورہ نہ دہ شوے جی۔

جناب سپیکر: ادریرہ، دادوئی نہ تپوس اوکروکنہ جی۔

جناب نصیر محمد میداخیل: جی، جی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آئریل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چونکہ دا د ریونیو ڈیپارٹمنٹ دغہ دے او ریونیو منسٹر صاحب بہ د دے جواب ورکوی، نو کہ دا مہربانی اوکری او کہ چر تہ پینڈنگ ئے کری او Next session کنبے، Next sitting کنبے بہ بیا چر تہ د دے جواب، خکہ چہ مونر سرہ خو پورہ ڈیٹیل نشته جی۔

جناب نصیر محمد میداخیل: سر! پہ دیکنبے ما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یوہ گھنٹہ خو مو اوس دغہ شوہ او یوہ گھنٹہ بہ بیا بلہ ورخ دغہ کوؤ؟ دا انکوائری چہ کومہ دہ۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداخیل: سر! پہ دیکنبے زما یوریکویسٹ دے۔

جناب سپیکر: نہ جی، چہ کومہ انکوائری پکنبے مقرر دہ، د هغے جواب ولے نہ راخی؟

وزیر قانون: داسے بہ اوکرو جی، دا انکوائری چہ کوم دہ، هغه بہ Expedite کرو۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Local Government please.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، مہربانی۔ دے مروت صاحب چہ خبرہ اوکروہ نو دے د تول تاریخ نہ خبر دے، د دے تولے هستری نہ خبر دے چہ دا خنگہ چل شوے وو او د چا پہ وینا شوے وو؟ بیا دوئی راغلل او ما دوئی تہ لیکل ہم ورکول چہ د دوئی کومہ زمکہ خوبنہ دہ نو هلتنہ جو رکری۔ بیا د هغے نہ پس چا تہ چہ

پیسے ورکھے شوے وے ، ہغہ ایکسیئن وئیل چہ اوس تھیکہ ما یو تہ ورکھے دہ او زہ دا کینسلولے نہ شم، نو پہ دے مونبرہ انکوائری مقرر کرہ خوا افسوس دا کوم، کہ دوئی ما تہ چر تہ دا وئیلی وے چہ یرہ انکوائری تر اوسہ پورے نہ دہ راغلیے نو ما بہ ہغوی تہ وئیلی وو چہ زر ما تہ انکوائری راکرئی۔ انکوائری رپورٹ راشی نو ہغہ بہ اوگورو، دوئی سرہ بہ کبنینو او چہ د دوئی چر تہ پرابلم دے نو انشاء اللہ ہغہ بہ حل کرو۔ ہغے کبے زمونبر دا نور ایم پی اے صاحبان ہم Involve وو نو پہ دے وجہ باندے دا شے دغہ شو۔ زہ بہ دوئی سرہ کبنینم او دا انکوائری رپورٹ بہ انشاء اللہ کوشش کوم چہ زر ترزہ مونبرہ تہ راشی۔

جناب سپیکر: بس جی، تھینک یو جی خو دا یو خیال ساتل پکار دی چہ کومہ انکوائری تاسو چالہ ورکری۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یرہ جی چہ کومے انکوائریانے دی، پکار دہ چہ کوم Concerned سرے دے، ہغہ د راشی چہ یرہ زما انکوائری رپورٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو جی خپل دومرہ غتہ ایشو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ذمہ واری زہ نہ شمه اغستے چہ زہ بہ پخپلہ انکوائری کومہ۔ شپیتہ خلہ انکوائری۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداخیل: دیکبے دا تھیکیدار Involve دے۔

جناب سپیکر: Within a week time دا انکوائری رپورٹ پیش کری جی۔ تھینک یو جی۔

جناب نصیر محمد میداخیل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او شو جی، دے یوہ ہفتہ کبے مو ورتہ او وئیل چہ انکوائری رپورٹ راکری۔

جناب نصیر محمد میداخیل: د انکوائری رپورٹ خو پتہ نہ لگی چہ کلہ بہ کوئی، پکار دا دہ چہ د دے ہاؤس کمیٹی جو رہ شی او پہ ہغے کبے د سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ او د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نمائندگان شامل وی نو ہلتہ بہ ئے صحیح حل رااوباسو۔

جناب سپیکر: اوس خوبہ، نہ دا ٲول بہ پکنبے تاسو، دا خو مو اوس پینڈنگ کرو چہ منسٲر ہم نشٲہ۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): نہ چہ انکوائری راشی، کیدے شی ہغوی ٲول ٲیتیل راتہ راکرے وی نو بیا چہ دا، Call Attention Notice mean چہ حکومت تہ خالی ٲتہ اولگی، بحث ٲہ دے نہ شی کیدے۔ ما جواب او کرو چہ ہغوی Satisfied دی کہ نہ دی، بیا ایڈجرمنٹ موشن راوڑی، کوئسچن راوڑی، د ہغے نہ ٲس بہ بیا ورباندے خبرہ کوؤ۔

جناب سپیکر: ٲوہہ شومہ جی۔ Abdul Akbar Khan, please move your Call Attention Notice 376.

جناب عبدالاکبر خان تھینک یو۔ " جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ مردان میں۔۔۔۔۔ " Mr. Speaker: Sorry, not 376, 382. Mr. Abdul Akbar Khan: Ji, 382.

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: " میں حکومت کی توجہ مردان میں میڈیکل کالج اور مردان میڈیکل کمپلیکس میں بھرتیوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ چونکہ ان بھرتیوں میں نہ تو میرٹ کا خیال رکھا گیا ہے اور نہ صحیح لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔"

جناب سپیکر، اس میں جو ساری بھرتیاں ہوئی ہیں، یہ میڈیکل کالج میں خاصکر اور میڈیکل کمپلیکس میں تو نہ اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے، نہ کوئی ٹیسٹ یا انٹرویو کیا گیا ہے، بس یکطرفہ طور پر لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں جی کہ یہ اندھیر نگری جیسی بات ہے۔ وزیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ نہیں کہتا جی کہ، لیکن اگر اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور وہاں ٲراس کی چھان بین کریں کہ واقعی اگر غلط لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، اس کی ایڈورٹائزمنٹ نہیں ہوئی ہے، اس میں میرٹ کا خیال نہیں رکھا گیا ہے تو ٲھر حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے۔

جناب سپیکر: جی آزیبل، سیلٹھ منسٲر صاحب، پلیز۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکر یہ جی۔ جناب سپیکر، جہاں تک کلاس فور کی بھرتی کا تعلق ہے تو اس کیلئے اشتہار دینا لازم نہیں ہے، اس کا ایک علیحدہ پروسیجر ہے اور جیسا کہ آزیبل ممبر صاحب نے کہا ہے،

اس میں ان کی اگر کوئی وہ ہے، اس کے اوپر Reservations ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے، وہ اس کی چھان بین کر لے اور جو چیز غلط ہو تو وہ سامنے آ جائے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے، منسٹر صاحب نے اب حکم کر دیا مگر کال اٹینشن نوٹس کبھی بھی کمیٹیوں کے پاس نہیں جاتا۔ کال اٹینشن نوٹس کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو صرف انفارم کیا جائے کہ یہ غلطیاں ہوئی ہیں۔ لاء منسٹر اس پر بات کرتا، پھر انہوں نے یہ فرمایا کہ کرپشن ہوئی ہے، ٹیسٹ نہیں ہوئے ہیں، ڈمکانے نہیں ہوا، میں گورنمنٹ کی طرف سے کہتا ہوں کہ ٹیسٹ بھی ہوئے ہیں، انٹرویوز بھی ہوئے ہیں اور ٹھیک ٹھاک طریقے سے وہاں پر اپوٹنٹس ہوئی ہیں، اس میں کوئی ایسی غلطی کی بات نہیں ہے۔ پوائنٹ آؤٹ کریں کہ کونسی نوکری پر یا کونسی پوسٹ پر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب! میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، میں عرض کرتا ہوں، مجھے بات کرنے کا موقع دیں پھر یہ بے شک بولیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے صرف یہ بتائیں کہ Particular کونسی پوسٹ ہے جس پر انٹرویو نہیں ہوا ہے، ٹیسٹ نہیں ہوا ہے اور ایسا ہوا ہے؟ یہ تو ایک At random بات کر دینا کہ کہیں بھی ٹیسٹ نہیں ہوا، یہ تو دنیا میں کہیں نہیں ہو سکتا کہ کوئی ٹیسٹ نہ لیں۔ تو میرے خیال میں اس کو اگر آپ، ان کو اگر اس کی اتنی پرابلم ہے تو کال اٹینشن نوٹس، آئیں بیٹھیں اور ہمارے ساتھ بات کریں، ہم ان کو انشاء اللہ Satisfy کریں گے۔ اس سبلی میں یہ بات کر دینا سپیکر صاحب، یہ تو بڑی توہین آمیز بات ہے کہ نہ وہاں پر ٹیسٹ ہوئے ہیں، نہ وہاں پر کوئی انٹرویوز ہوئے ہیں، نہ وہاں پر اور کچھ ہوا ہے اور ایک دم یہ بڑے عمدے کی، کہیں ہو ہی نہیں سکتا، یہ Impossible ہے۔ کلاس فور کے ہو سکتے ہیں اور اس کے بغیر کوئی ایسی پوسٹ نہیں ہے جس کا پریس میں نہیں آیا ہو۔ اگر کوئی یہ ثابت ہو جائے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بیانی ہے، ہم اس کو Object کرتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: جی لاء۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: آنریبل منسٹر صاحب نے دو باتیں کیں کہ یہ کال اٹینشن نوٹس کمیٹی کو ریفر نہیں ہو سکتا، یہ آپ کے رولز کی کتاب ہے اور اس رولز کی کتاب میں آپ مجھے کوئی ایسی پروویژن بتادیں کہ

جہاں پراڈجرمنٹ موشن کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں، کوئی کونسلین ایسا مجھے بتادیں پروویشن کہ جہاں پر آپ کونسلین کمیٹی کے حوالے کریں، کوئی کال۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ۔ سر، میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: میں نے آپ کی بات۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے آپ کی بات۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے آپ کی بات سنی تو آپ میری بات بھی سنیں نا۔ آپ نے رولز کی بات کہی کہ کال اٹینشن نوٹس صرف حکومت کی توجہ دلانے کیلئے کیا جاتا ہے تو ایڈجرمنٹ موشن بھی ڈسکشن کیلئے کیا جاتا ہے، کونسلین بھی انفارمیشن حاصل کرنے کیلئے کیا جاتا ہے، یہ کتاب پڑی ہے اور پھر آپ کی رولنگ کہ آپ نے کتنے کونسلین کمیٹی کے حوالے کیے، کتنے ایڈجرمنٹ موشنز کو Convert کر کے آپ نے کمیٹی کے حوالے کیے اور کتنے کال اٹینشن نوٹس کو آپ نے، جب میرا نمبر آتا ہے تو پتہ نہیں بشیر خان کو کیا ہو جاتا ہے؟ ایک۔ دوسری جناب سپیکر، میں نے کرپشن کی کوئی بات نہیں کی، میں نے کسی پر بھی کرپشن کا الزام نہیں لگایا، میں نے کہیں نہیں کہا کہ فلاں یا کسی شخص نے اس میں کرپشن کی ہے، میں نے تو صرف اس میں کہا کہ میرٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، ایک منٹ۔ سر، دوسری بات یہ ہے کہ جو Concerned منسٹر ہے، وہ کتاب ہے اور پتہ نہیں ہے کہ بشیر خان کو کیا ہو جاتا ہے؟ جناب سپیکر، نہ تو کونسلین کو آپ کمیٹی کے حوالے کر سکتے ہیں اور پھر بھی کر رہے ہیں، نہ ایڈجرمنٹ موشن کو آپ کمیٹی کے حوالے کر سکتے ہیں پھر بھی کر رہے ہیں، جب کال اٹینشن نوٹس تو کر رہے ہیں لیکن جب عبدالاکبر کا نمبر آتا ہے تو پھر آپ نہیں کر سکتے؟

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کر رہا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ ریکارڈ دیکھیں، انہوں نے کہا جی کہ نہ ٹیسٹ ہوئے ہیں، نہ انٹرویوز ہوئے ہیں اور بغیر کسی ٹیسٹ انٹرویو کے ساری اپوٹنٹمنٹس ہو گئی ہیں تو میرا جی اس بات پر Objection ہے کہ یہ غلط ہے، یہ ایک الزام ہے، اس کو ہم Contradict کرتے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ آپ کو لکھنا ہے، اس کو لکھنا ہوا، ایڈجرمنٹ موشن ہوا، کال اٹینشن پر مجھے بتائیں کہ اس کتاب میں کہاں لکھا ہے کہ کال اٹینشن آپ کمیٹی کے حوالے کریں؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلديات): میری ایک ریکویسٹ ہے، میں بات کر لوں کہ کال اٹینشن کا مطلب یہ ہے کہ آپ گورنمنٹ کی توجہ ایک چیز کی طرف مبذول کروائیں، اس میں نہ ڈسکشن ہو سکتی ہے، نہ اس میں کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے۔ انہوں نے ہمیں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ کر رہے ہیں، یہ تو آپ کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلديات): نہیں، آپ کمیٹی کو حوالہ کرنے کی بات کرتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ کال اٹینشن نوٹس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور جو بات ہو، کمیٹی کے حوالے بھی کیا جائے مگر یہ الزام جو ہے، اس کو میں Contradict کرنا چاہتا ہوں، پریس بیٹھی ہوئی ہے اور سارے لوگ سن رہے ہیں جی کہ وہاں نہ ٹیسٹ ہوئے ہیں، نہ انٹرویوز ہوئے ہیں، نہ کوئی وہ ہوئے ہیں اور اپوٹنٹمنٹس ہو گئی ہیں، صرف یہ Contradiction ہم کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ غلط فہمی کا شکار ہیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ کال اٹینشن، ایڈجرمنٹ موشن اور کونسلرز کو آپ کمیٹی کے حوالے اسی طرح نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ تو عبدالاکبر خان۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میری ریکویسٹ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جی کہ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے، میں کمیٹی کو، وہ پریس نہیں کر رہا کہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

سینیئر وزیر (بلديات): آپ نے کہا ہے کہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے آپ-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں کہتا ہوں-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سر! میری بات سنیں آپ۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ کیا کہتے ہیں؟ کبھی کہتے ہو، کبھی ایک بات کرتے ہو، کبھی دوسری بات-----

جناب عبدالاکبر خان: سر! میری عرض یہ ہے کہ میں نے تو ریکویسٹ کی تھی، اگر حکومت کو اس میں-----

Mr. Speaker: Matter, any matter, any other matter referred to it by the Assembly.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: نہ، یہ ہو سکتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ تو کمیٹی کے آپ پڑھ رہے ہیں نا، یہ تو کمیٹی کے جو رولز ہیں، ریفرنس کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں، یہ تو کہتے ہیں کہ اگر Mover اور اسمبلی چاہے تو کسی بھی چیز کو کمیٹی کے حوالے کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پہلے بھی کئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! میری تو ریکویسٹ صرف یہ ہے کہ کال ٹینشن نوٹس اسلئے ہوتا ہے کہ آپ حکومت کی توجہ کسی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروائیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: This is the prerogative of this House.

جناب سپیکر: وہ تو ہو سکتا ہے، کمیٹی کو ہو سکتا ہے۔ آگے ابھی آپ کیا چاہتے ہیں، وہ آپس میں بیٹھ-----

وزیر صحت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں نے جیسے پہلے کہا کہ 'کلاس فور'، 'ون ٹو فور' تک کی اپوائنٹمنٹ کا طریقہ کار کچھ اور ہے اور بی پی ایس پانچ سے اوپر سولہ تک یا جو بھی اس کا ہے تو اس کا طریقہ کار کچھ اور ہے۔ آرتھریل ممبر کا یہ ایک Contention ہے کہ اس کے اندر میرٹ کو Follow نہیں کیا گیا، اس کا اشتہار نہیں دیا گیا یا اس کے اندر کوئی جوان کی اپنی Observations ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کام ہوا ہوگا کیونکہ یہ رولز کے خلاف ہے اور اگر ان کی یہ Observations ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں تو پہلے تو I don't think so کہ ایسی کوئی بات ہے اور اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تو یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے؟

وزیر صحت: جی؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے نا۔

وزیر صحت: جی، اسی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر صحت: مطلب وہ رولز Violate میرے حساب سے نہیں کر سکتے اور کوئی بھی اس چیز کو Violate نہیں کر سکتا کیونکہ ایک آدمی کو اپوائنٹمنٹ دینے یا اس کو نوکری دینے کیلئے کوئی سرکاری آفیسر اپنے آپ کو پھانسی دینے کیلئے تیار نہیں ہوگا کہ رولز اینڈ ریگولیشنز سے ہٹ کر وہ جائے لیکن پھر بھی میں نے ان کی نسلی کیلئے بات کی کہ اگر ان کو اس چیز پر اعتراض ہے تو وہ اگر اس کی چھان بین کرانا چاہتے ہیں تو میں نے اس حوالے سے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ اس کو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice moved by the honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention Notice is referred to the concerned committee. Saqibullah Khan, Saqibullah Khan, move your Call Attention please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much. "I draw the attention of the Government to the pathetic affairs of basic health units in rural areas of Peshawar District, in particular in PF-11, the BHUs have become storage drums for the Health Department instead of utilizing medicines and equipment for the benefit of

people, it is abused. It is, requested through this Call Attention Notice that the financial and spot audit should be immediately conducted and culprits should be punished”.

جناب سپیکر صاحب، زمونر بیسک ہیلتھ یونٹس پہ ٲول رورل ایریاز کنبے دی او زما پہ پی ایف 11 کنبے اووہ یونٹس دی جی او مونر اکثر او پیشتر دا خبرہ پہ دے ایوان کنبے ہم کرے دہ جی، Concerned authorities سرہ مو کرے دہ چہ دا ٲیر بد حال دے جی۔ اوس جی زہ ستاسو نوٹس تہ یوہ خبرہ راولمہ او ستاسو پہ تھرو د منسٹر پہ نوٹس کنبے ہم راولم چہ ہغلته زما پہ بیسک ہیلتھ یونٹس کنبے کوم کارروان دے او کوم کنلووالا دے جی نو ہغہ د شرم خبرہ دہ۔ زمونرہ جی ٲول بی ایچ یوز ٲریوخی لگیا دی۔ ما جی د انٹر نیشنل ٲونرز سرہ خبرہ او کرہ، ہغوی اوس فنڈز راکرل، ہغہ Revive کیری خو پہ دغے کنبے زہ تاسو تہ خالی د دوو بیسک ہیلتھ یونٹس Example ورکوم۔ یو د ٲوکنو بی ایچ یو۔ سر، ٲوکنو بی ایچ یو کنبے د لس کالو نہ زیات ٲائم باندے، چا تہ د ٲائم ٲتہ نشته، درے زیرو میٹر سوزوکی کیریز ولا ٲر دی، درے زیرو میٹر او ہغہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس ہم ولا ٲر دی؟

جناب ثاقب اللہ خان ٲمکنی: سر، اوس ہم ولا ٲر دی، چہ دا کال اٲینشن ما او کرو نون ٹے ترے دوہ درے اخوا شو، یو ٲاتے شو۔ ٲلور وو سر، ٲلور ولا ٲر دی او ہغہ نمر تہ او پہ دغہ کنبے داسے ولا ٲر دی چہ د ہغوی دا گیتونہ کارہ شوی دی جی۔ بیبا سر، دا Residence چہ دے د ٲوکنو بی ایچ یو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان ٲمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ بہ توجہ غوارمہ جی۔

جناب سپیکر: دا ہیلتھ منسٹر صاحب! تاسو بہ جواب ورکوی او بیبا، بنہ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان ٲمکنی: جناب سپیکر صاحب، د ٲوکنو بی ایچ یو ٲینٲہ کمرے دی، د Residence، ہغہ چہ مونرہ د Renovation د ٲارہ کھلاؤ کرو نو د سر نہ والا تر برہ ٲورے د دوایانو نہ ٲکے دی۔ پہ ہغے کنبے ٲیرا سیتامول، سرنجونہ او کاتن رول د لس دولس کالو نہ ٲراتہ دی او استعمالیری نہ۔ دیوالونہ بالکل ٲک دی، تاسو پہ ہغے کنبے وتے نہ شی جی۔ جناب سپیکر صاحب، ما

تصويرونه هم ايبنودي دي، ما تاسو له دغه هم رااوري دي، هغه ټول پراته دي جي او د کرورونو روپو ميديسن پراته دي جي، څه ترے ما اوبنكل ځکه چه Renovation روان دے جي، هغه پراته دي د لس دولس کالونه او خلقوته نه ملاوږي، حکومت ايبنودي دي۔ د هغه نه پس تپوس ترے کوؤ چه دا ولے دي؟ دا جي د فيملي پلاننگ دي۔ چه تپوس او کړو، نه جي دا د هيلته ډيپارټمنټ دي، دا دي ايچ او سره دي، په هغه کبنے گرځي۔ اوس د Renovation د پاره ما اخوا کړل او اوس ئے څوک اوچتوي نه۔ مسئله ورکے زما دا ده۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: جي، پوهه شوم، پوهه شومه جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکني: نه جي، زما يوه بله خبره ده جي۔ سر، لږ ټائم به راله را کوئ جي۔ زه دیکبنے۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: بنه جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکني: بنه جي۔ هغه کبنے سر، دا ده چه اوس هغه دوايانے که بهر مارکيت ته، چا پټ کړے نو Expired دي د لس يوولس کالونه جي۔ سر، بل بي ايچ يو پهنډو کبنے، جناب سپيکر صاحب، دا لږ ستاسو جي دغه غواړم، بي ايچ يو پهنډو کبنے سر، په Residence کبنے د تين سونه زيات موټر سائيکلے پرتے جي د يو بل د پاسه۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: شا باشے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکني: ساټه نه زيات سائيکلے يو بل د پاسه پرتے دي، څلور لينډ کروزره ولاړ دي، څلور فلاټنگ کوچونه ولاړ دي، يو ډاټسن ولاړ دے، يو مزدا روانه ده، بنه داسے جي، ميديسن دغه کيږي، فريجونه ولاړ دي، هغه Dumps پراته دي او دغه کيږي۔ سر، زما ريكويست دا دے جي چه قسم دے، دا ظلم دے، ناروا ده او دا ډير لوئے زمونږه، مونږه چه د دے خلاف ايکشن وانخلو جي نو د خدائے گناهگار هم يو او د خلقو گناهگار هم يو۔ زما ريكويست دا دے جناب سپيکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادریرہ، دا منسٹر صاحب اورو، منسٹر صاحب اورو نو بیا خہ، خہ دغہ بہ، دھاؤس د طرف نہ بہ خہ ایکشن اخلو۔ ادریرہ ہغوی واورو جی چہ ہغوی خہ وائی؟ جی ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، دا ثاقب خان چہ کومے خبرے اوکرے نو I agree، دا ڀرہ عجیبہ غوندے خبرہ دہ او خنگہ چہ دوئی د دوارو بی ایچ یو ہغہ دغہ اوکرہ چہ ہغے کبنے دا ولا ڀر دے، دا ولا ڀر دے۔ دا بنہ دہ چہ دوہ نیم کالو نہ پس دے ہغلتنہ لاڀو چہ او خوائے لیدو کنہ۔ کہ نہ وی دوہ نیم کالہ مخکبنے بہ ئے وئیلی وو نو کیدے شی چہ مونڀرہ حل مخکبنے راویستے وے خودوئی سرہ بالکل زہ Agree کومہ۔ ہر خوک چہ د دے ذمہ وار سرے دے، ہر خوک چہ دے، کہ ہغہ تاسو کمیٹی تہ حوالہ کړئی، ما تہ پرے اعتراض نشته چہ ہر خوک ذمہ وار سرے دے نو دا سزا خو پریږدہ، ہغہ پھانسی کول پکار دی چہ دومرہ لوائے ظلم ئے کرے دے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ نا دا۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تہ کبنینہ جی۔ دا دلته۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہ، سبا بہ عبدالاکبر خان، ستاسو، ثاقب خان او دا تاسو نہ جی، دا مفتی صاحب، تاسو خلور تنو کمیٹی ورتہ جوڀوؤ او سبا بہ Visit کوئی او دلته بہ رپورٹ ور کوئی

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د خلورو تنو کمیٹی دلته Form شوہ جی، دوئی بہ سبا تاسو بوخی او دلته بہ سبا Evening کبنے رپورٹ ور کوئی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زہ یوریکویسٹ کومہ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دا مخکبنے خو جی۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا خو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: بس دیکھنے خبرہ ختمہ شوہ کنہ۔ سبا دس بجے بہ تھیک دلتہ راخئی
جی او د دے خائے نہ بہ خئی۔ دس بجے بہ سبا د اسمبلی نہ خئی جی۔

آڈیٹر جنرل کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: 'Item No. 12 and 13': The honourable Minister for Law on behalf of Finance Minister Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the following reports of the Auditor General of Pakistan for the year 2007-08 and 2008-09:

- (a) Appropriation Accounts;
- (b) Financial Statement;
- (c) Audit Report on the accounts of Revenue receipts;
- (d) Audit Report on accounts of Public Sector Enterprises; and
- (e) Audit Report on the accounts of Provincial Government.

Honourable Minister for Law please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. On behalf of honourable Minister Finance, I have the privilege to place the reports of the Auditor General of Pakistan on Appropriation Accounts, Financial Statement, Revenue Receipts, Public Sector Enterprises and Audit Report on the accounts of Provincial Government for the year 2007-08 and 2008-09 before the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Speaker: The reports stand laid.

آڈیٹر جنرل کی رپورٹوں کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Now the honourable Law Minister to please move that the said reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Accounts Committee. Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Thank you, on behalf of Minister for Finance, I have the privilege to request this august House to hand over the above reports to the Public Accounts Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the reports of the Auditor General of Pakistan for the years 2007-08 and 2008-09 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The reports are referred to the Public Accounts Committee.

آپ سے گزارش ہے کہ پہلے Legislation لیں گے، اس کے بعد نائم سچا تو باقی ایجنڈا لیں

گے۔

The sitting is adjourned till 06:00 pm of tomorrow evening.
Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 28 ستمبر 2010ء شام چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

978۔ جناب محمد جاوید عسائی: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام ہسپتالوں کو ادویات فراہم کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے صوبہ کے مختلف ہسپتالوں کیلئے مشینری خریدی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ دو سالوں میں صوبے کی سطح پر ہر ہسپتال میں خریدی گئی ادویات کی تفصیل فراہم کی جائے،

نیز ادویات کس طریقہ کار کے تحت خریدی گئی ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؛

(ii) ہر ہسپتال میں ادویات کی تقسیم کے بارے میں تفصیل فراہم کی جائے اور جن افراد کو ادویات

مفت فراہم کی گئی ہیں، ان کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) صوبے کے تمام ہسپتالوں کو کتنی مشینری مہیا کی گئی ہے اور کس طریقہ کار کے تحت خریدی گئی

ہے، مینڈر وغیرہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز ٹھیکداروں کے نام، ولدیت، فرم کا نام اور دیئے گئے

ریٹ کی تفصیل بتائی جائے؛

(iv) ہسپتالوں نے اپنے طور پر اگر کوئی مشینری خریدی ہو تو اس کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) گزشتہ دو سالوں میں جن ہسپتالوں کیلئے ادویات خریدی گئی ہیں، اس کیلئے حکومت خیبر

پختونخوا میں وضع کردہ طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔ ادویات اور ان پر اخراجات کی مکمل تفصیل متعلقہ

ہسپتالوں میں موجود ہے جن کا بیان کرنا یہاں ممکن نہیں۔

(ii) ادویات کی تقسیم کے بارے میں تفصیل اور جن کو مفت ادویات فراہم کی گئی ہیں، ان افراد کے نام

اور دیگر کوائف متعلقہ ہسپتالوں کے دفاتر میں موجود ہیں، یہاں تفصیلات فراہم کرنا ممکن نہیں ہے۔

(iii) & (iv) صوبے کے ہسپتالوں کیلئے مشینری وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق خریدی جاتی ہے۔

مطلوبہ تفصیل متعلقہ ہسپتالوں کے دفاتر میں موجود ہوتی ہیں، یہاں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔